

ماہی
سہ ماہی

سرائیکی

بہاولپور

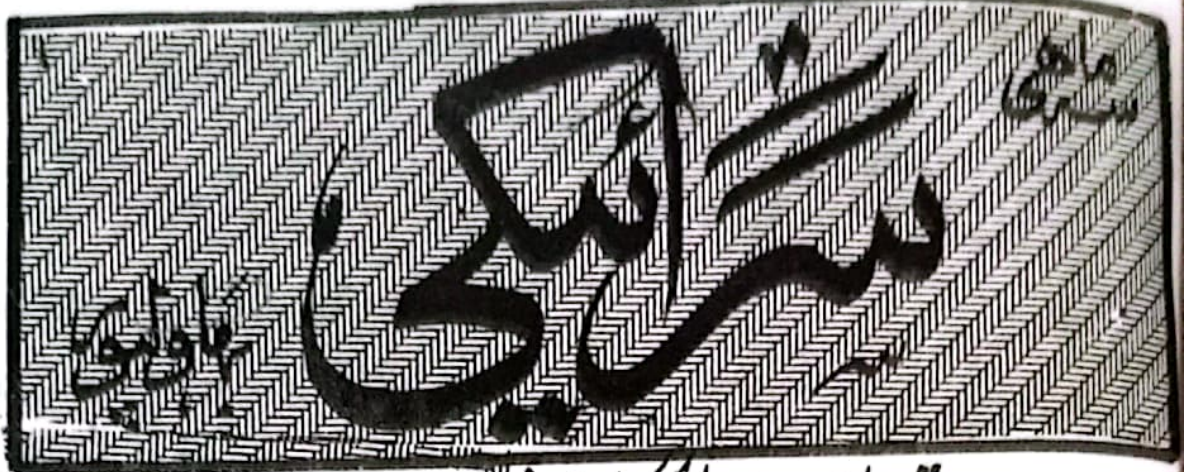
ہر تھی فریداشادول مونجھاں کول نہ کر یادول

جھوکاں تھیں آبادول ایہا نیئیں نہ دہی ہک مستی

مقامہ نور زنگان چیرمین اکادمی اور جیسی اسٹاف اسٹوڈنٹس کا گروپ



بیاد: سید نذیر علی شاہ (مرحوم)



ترجمان: سرانجی ادبی مجلس

شمارہ نمبر ۲۵

جولائی اگست ستمبر ۱۹۹۵ء

جلد نمبر ۱

مشاورت

پروفیسر ڈاکٹر اسلم ادیب

ڈاکٹر نصیر اللہ خاں ناصر

ادارت

سید دین محمد شاہ

نواز کاوش

محمد سلیم شہزاد

قادر مصطفیٰ خان

سرکولیشن مینیجر

اجمل ملک

تمام اشاعت: جھوک سرانجی بہاؤ پور

ت فی پرچہ ۱۵ روپے
سالانہ ۶۰ روپے

تندیر

۳	سرورۃ البقرۃ - توحید - سید دین محمد شاہ
۴	نعت شریف - پرولیسر قاسم جلال
۵	گالہ مہار - سید دین محمد شاہ -
۷	نکعت برطرف (اُردو)
۱۰	کافی فہریدہ - ترجمہ عزیز الرحمن
۱۲	سچے گن - علامہ النجاشی قادری
۱۴	ڈاکٹر سلیم ملک سے انٹرویو - برویسر دلشاد سکلاچوی
۲۳	رہنمہ دیمیس ٹور - ارشاد تونسوی
۲۶	سرائیکی کتب خانے - ساجدہ علوی
۲۹	سرائیکی ثقافت - نواز کادش
۳۱	اکھ دا غذا بیا (افانہ) - بتول رحمانی
۳۶	سرائیکی لوک گیت - سید اختر
۴۱	بُڈ غوہاں - نقوی احمد پوری
۴۳	غزل - ہیرا نندر سوز
۴۴	غزل - مشتاق احمد تنویر
۴۵	بُڈ نظمیں - سلیم شہزاد
۴۶	سورہیں کھیل - صابر چشتی
۴۷	دو جھڑیاں دچ اڈ دی ہونی بہ نظم - حسن عباسی

بسم الله الرحمن الرحيم

The Cow

البقرہ

الذین ینقضون عہد اللہ من بعد میثاقہ ویقطعون ما امر اللہ بہ ان یوصل و
یفسدون فی الارض۔ اولئک ہم الخسرون ۵ (۲۷)

Who break the covenant of Allah
after its confirmation and cut
asunder what Allah has ordered to
be joined, and make mischief in
the land, these it is that, are the
losers.

جیڑھے اللہ نال پکا اقرار کرن دے بعد پھر
دیندن اتے جیڑھے کم (رشتہ قرابت) دے
جڑے رکھن دا اللہ نے حکم ڈتے اوندی پرواہ
نی کریںدے، اتے زمین تے فساد کریںدن،
اہے لوک نقصان چھین۔



نعت

پروفیسر قاسم جا

ہے ہر نبی دے لب تے بشارت حضور دی
منیٰ ہے ہر رسول، رسالت حضور دی

باقی ہے ہر قدم تے اوں الشد دی رضا
کیتی ہے جیئں ہمیش اطاعت حضور دی

رہندا ہے کوئی ڈر تے ستندے نہ کوئی غم
وسدی ہے روح و پرچ بے محبت حضور دی

بکھدا ہے چند روانگ نبی شیں دا ہر عمل
مینار سو جھلے دا ہے سیرت حضور دی

ڈینہہ رات اے جلال دے ہوٹھاں تے دھا
کرتے خدا نصیب شفاعت حضور دی

گالہ قہار

سرائیکی ادب ویلے دے نال پیر ملاتے ٹردا پے۔ نثر تے نظم
 دیاں معیاری کتاباں اُساڈے خواہاں دی تعبیر ہن۔ سرائیکی سہیب دے تخلیق کاراں
 دیاں تخلیقات کتابی صورت وچ تیزی نال چھپ تے سامنے آندے ہن جنہاں تے
 اُساں بجی طور تے مان کر سگدے ہیں۔ انہاں کتاباں وچ اُساڈا ادب، تاریخ
 تے ثقافتی ورثہ محفوظ تھیندا پے۔ مگر المیہ اہے جو اجکو دور وچ کتاب
 پڑھن دا رواج ختم تھیندا دیندے۔ خاص طور تے سرائیکی کتاباں چھپن
 توں بعد قاریاں تک پہنچ گھٹ بہنچن۔ انہاں کتاباں دی حوصلہ افزائی
 نال مختلف اداریاں کول ترغیب ملیسی کہ او مزید کتاباں شائع کرن تے
 نویاں لکھتاں عام لوکاں تک پہنچ سگن اے اول صورت وچ ممکن
 اے جو اُساں نویاں کتاباں زبان دی محبت دے سانگے پڑھوں تے
 بوجھیاں کول دی ایندی ترغیب دیوں۔

امید ہے جو اُساں ایں فرض کو سچاؤ تے وسیب دے
 ادب کول ودھارا دیسوں۔

سرائیکی باقاعدگی نال چھپدا پے۔ اُساڈی کوشش ہے جو ایں
 رسالے وچ معیاری تے تحقیقی تحریراں شامل کردن۔ اُساڈی منت ہے

جو اسبڈے ای مشن کوں اگوں ودھاوٹ کتے اسبڈے بانہہ بلی پڑ
 اسکوں مشورے ڈیو۔ تحریراں بھیجو تے رسالے دی حوصلہ افزائی
 اسکوں تہا ڈے مشوریاں تے تحریراں دا انتظار رہیسی۔ ایں دفعہ
 دی حاضری تاخیر ناں تعیندی پئی ہے۔ ایندے کتے ساڈی
 معذرت قبول کرو۔

تہا ڈا

نواز کاش
 مدیر سرائیکی



تکلف برطرف (اردو)

دین محمد شاہ

ہمارے ایک بہت ہی بے تکلف دوست 'شاعر بھی ہیں' ادیب محقق اور صحافی بھی بغیر "وارنگ" آرمیکے اور بے وقت۔ آپ تو جانتے ہیں کہ بے وقت کی تو راگنی بھی اچھی نہیں لگتی چہ جائیکہ بکھرے بالوں والا دراندہ شخص۔ خیر حسب حال تواضع کی 'سرکھپایا۔ پھر ہم میں طے یہ ٹھہرا کہ پریس کلب چلتے ہیں 'گپ شپ' کا باقی ماندہ حصہ دیں 'چلو چلیں چنانچہ چل کھڑے ہوئے۔

چلتے چلتے جب چڑیا گھر کے قریب سے گذر ہوا تو دراندہ صاحب ایک دم ٹھسک گئے۔ 'اماں یار' آج چڑیا گھر میں رونق اور شور کچھ زیادہ نہیں؟ یہ اتنے بچے وچے! خوب یاد آیا۔ بھی آج خواتین کا عالمی دن بھی تو ہے۔ خواتین کا عالمی دن منانے کے لیے چڑیا گھر سے زیادہ موزوں اور کونسی جگہ ہو سکتی ہے۔ خواتین اور بچے لازم و ملزوم، جبکہ بچے اور جانور بھی لازم و ملزوم، جیسی تو کچی جماعت کے قاعدے میں "سین سانپ" ش شیر'ہ سے ہاتھی وغیرہ ہمیشہ سے چل رہا ہے۔

دراندہ صاحب نے فرمایا چلو اندر چلتے ہیں۔ اللہ اللہ کرو بھائی۔ ہمارا اندر جانا کس وجہ سے؟ جواب ملا کہ اس دن کی مناسبت سے شاید کوئی مواصلہ جائے۔ وجہ معقول تھی۔ سو ہم دونوں چڑیا گھر کی سیر کے لیے اندر چلے گئے۔ جھولے، ہاتھی کی سیر، موت کا کنواں، خورد و نوش کے شال، رنگ برنگی عجب عجب نظارے۔۔۔۔۔ پھر ایک بہت ہی عجیب نظارہ۔ سرکس والوں نے لیمپ لگایا ہوا تھا۔ ایک مسخرہ لوگوں کی توجہ مبذول کرانے کے لیے اپنے مخصوص انداز میں چلا رہا تھا "عجیب الخلقیت حسینہ۔ چہرہ عورت کا، دھڑ مچھلی کا۔۔۔ آئیے دیکھیے پانچ روپے میں۔۔۔۔۔ شو شروع ہونے والا ہے۔ یہ سنتے ہی دراندہ صاحب پھر بدک کھڑے ہوئے۔ اب کیا مزید اندر جانے کا ارادہ ہے؟ ہاں یار اس عجیب الخلقیت حسینہ۔۔۔۔۔ میاں صاحب یہ سب چکر بازی ہے یہ تو مجھے معلوم ہے، کوئی بچہ نہیں ہوں۔ پھر بھی چلو ٹکٹ میں لے لیتا ہوں۔

کیوں دس روپے ضائع کرتے ہو ان احمقانہ باتوں میں اور وقت بھی ----- ابھی ہماری تکرار جاری تھی کہ مسخرے نے کہہ دیا کہ حینہ باتیں بھی کرتی ہے۔ یہ سنتے ہی درماندہ صاحب بچوں کی طرح مچلنے لگے۔ ہم نے چڑ کر کہا آخر آپ کو کیا دلچسپی ہے، کوئی تازہ غزل سنانی ہے؟ درماندہ صاحب نے ہمارے کان کے قریب ہو کر راز دارانہ فرمایا، میں صرف یہ دیکھنا چاہتا ہوں کہ عورت کہاں ختم ہوتی ہے اور مچھلی کہاں سے شروع ہوتی ہے۔ اوہ ----- درماندہ صاحب کہنی والے یہ راز کسی کو نہیں بتاتے۔ آپ کن چکروں میں پڑ گئے ہیں۔ چنانچہ ہم بمشکل آگے بڑھ پائے۔ پھر بھی آپ بڑبڑاتے رہے کہ مقامی انتظامیہ نے خواتین کے عالمی یوم کے موقع پر یہ تماشا دکھانے کی اجازت کیوں دی۔

چڑیا گھر سے نکل کر خیر سے ہم پریس کلب پہنچے۔ ساتھ ہی تو ہے۔ فی وی دیکھا۔ درجنوں قسم کے روزنامے، ہفتہ روزہ الٹ پلٹ کر ڈالے۔ چائے پی۔ کچھ آرام کیا۔ بس اٹھنے ہی والے تھے کہ درماندہ صاحب جیسے اچھل ہی پڑے۔ کیا ہوا میرے یار؟ یہ پڑھا آپ نے؟ یہ پڑھا؟ کیا؟ ہم نے اخبار ان سے لے لیا۔ درج تھا۔ وہاڑی میں ایک نوخیز دوشیزہ لڑکا بن گئی۔ ہاں ایسا ہوتا رہتا ہے ہم نے کہا۔ فرمانے لگے ہوتا تو رہتا ہے۔۔۔۔۔ مگر ہم کل چل کر دیکھیں گے، آپ میرے ساتھ کل وہاڑی جاسکتے ہیں؟ کیوں، کس لیے؟

یار اس لڑکی سے انٹرویو کرتے ہیں۔

لڑکی نہیں، لڑکا۔ اب تو وہ لڑکا ہے۔

ہاں ہاں وہی لڑکا۔ چلو اس سے ملکر دیکھتے ہیں۔۔۔۔۔ چند سوالات۔۔۔۔۔

خدا کے بندے ایکشن ری پلے کی گنجائش نہیں۔ اب وہاں کیا رکھا ہے۔ جو کچھ ہونا تھا وہ تو ہو گیا۔ خوبو تھی، نوخیز تھی، بجا۔ مگر اب ہم آپ کو وہاں جانے کا مشورہ نہیں دیں گے۔ نہیں یار چل کر دیکھتے ہیں۔ آیا۔۔۔۔۔

پھر وہی چل کر دیکھتے ہیں، وقت تو دیکھو شام ہو گئی ہے۔ اب تو گھر لوٹتے ہیں۔ کل کی کل سوچیں گے۔۔۔۔۔ اور درماندہ صاحب آپ کو پیش کی شکایت تھی۔ کیسی ہے آپ کی طبیعت؟ آہ یار، خوب یاد دلایا۔ پیش کا تو قدرے آرام ہے پرہیز کے طور پر سادہ غذا کھا رہا ہوں۔

سادہ غذا، پرہیز! آج کی آپ کی سادگی اور درماندگی۔ پرہیز۔۔۔۔۔ یہ کیا پیش کا منطقی نتیجہ تھا! میاں اپنی صحت کا خیال رکھا کرو۔

صحت کا، اللہ آپ کا بھلا کرے۔ میں تو گھر سے نکلا ہی ڈبل روٹی خریدنے تھا۔ کونسی ڈبل روٹی خریدنی چاہیے؟

پیش کے مریض کے لیے کوئی سوشل ڈبل روٹی تو ایجاد نہیں ہوئی پھر بھی ڈان بیڈ لے لیں۔ اچھی ہے۔ لذت بھی 'ذائقہ' بھی۔

بھئی، آپ کے پاس کچھ پیسے ہیں؟ میں پیسے گھر بھول آیا ہوں۔
ج! یہ آج شام آپ کے کرتوت خالی جیب کے باوصف تھے!
چھوڑو مذاق، کچھ رقم نکالو۔ بارہ روپے کافی ہیں۔
مذاق آپ کر رہے ہیں یا میں؟

ٹھیک ہے، اماں ہمارے ساتھ رہو گے تو یوں ہی مزے کرو گے۔ لذت بھی ذائقہ بھی۔ اور سب مفتوں

نت!

سہراٹیکسی

اپنے وطن کی زبان ہے۔
ایک زندہ زبان، اسے زندہ رہنا
چاہیے۔ یہ ایک وسیع مضمون اور
چاروں صوبوں میں بولی سمجھی جانے
والی علاقائی زبان ہے۔ اس کے
کہ ہم اسے (سہراٹیکسی) فارغ التحصیل
نوجوانوں کے لیے بیکچر شپ کی
آسامیاں پیدا کی جائیں تاکہ ایف
بی اے کلاسوں میں سہراٹیکسی (اختیاری)
مضمون کی تدریس ہو سکے۔

کلام فرید (کافی)

پیشکش - سید دین محمد شاہ

اردو

سرائیکی

یہاں میں قسمت کی ماری ہوئی جان بلب ،
ہوں 'مر رہی ہوں اور وہ (میرا محبوب) تو ملک
عرب میں خوشی سے براجمان ہے خوش بستام
ہر وقت محبوب کا انتظار ہے۔ برباد خالی سینے
میں انتظار کا نیزہ (برچھا) لگا ہوا ہے۔ دکھی دل
کو یہی ڈھارس لگی ہوئی ہے کہ اس میں تمام
درد و الم اکٹھے ہو گئے ہیں۔

اتھاں میں منٹھری جند جان بلب
او تاں خوش وسدا وچ ملک عرب
ہر ویلے یار دی تانگھ لگی
سوچے سینے سک دی سانگ لگی
ڈکھی دلڑی دے ہتھ تانگھ لگی
تھے مل مل سول سولے سب

میں سوختہ جگر جو گن بن کر (محبوب کی تلاش
میں) ہر طرف پھرتی ہوں۔ کبھی ہندوستان
کبھی سندھ، کبھی پنجاب اور مارواڑ میں پھرتی
ہوں۔ کبھی شہر کے بازاروں میں کبھی ویرانوں
اور صحراؤں میں اس لیے پھرتی ہوں کہ شاید
کسی جگہ اور کسی حیلہ سے دوست مل جائے

تقی تقی جو گن چودھار پھراں
ہند 'سندھ' پنجاب تے ماڑ پھراں
سوچ بار تے شہر بازار پھراں
متاں یار ملے کہیں سانگ سب

جس دن سے مجھے عشق کے شیر نے زخمی کیا
 ہے اور دکھ درد کے ناخن نیش مارے ہیں
 اسی دن سے عیش عشرت گھٹ گئے جوانی کا
 جوش خروش دور ہو گئے ہیں سکھ چین (کا
 درخت) جل گیا اور مسرت و خوشی کی زندگی کو
 موت آگئی

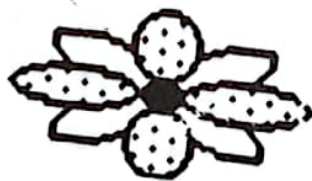
بہیں پڑھو، دا بیسہ دے شینہ پھینا
 جی نیش پڑکھاندی عیش گھنیا
 سب جوہن جوش خروش تھنیا
 سکھ سڑ گئے مر جی طرح طرب

اگرچہ تیری محبت کی راہ میں دھکے کھا رہی
 ہوں۔ مگر تیرے نام پر مفت کبی ہوئی ہوں۔
 تیرے کینروں کی کنیر ہوں۔ بلکہ تیرے
 دروازے کے کتوں کا بھی ادب کرتی ہوں۔

توڑے دھکڑے دھوڑے کھاندی ہاں
 تیڈے نام توں مفت وکانڈی ہاں
 تیڈی باندیاں دی میں باندی ہاں
 ہے در دیاں کتیاں نال ادب

سبحان اللہ اے محبوب حسین پیارا خیر خواہ ملیح
 عربی، حجازی ذرا اپنے فرید کا بیت الحزن آکر ملا
 حظہ کر۔ اے تو ازل سے تیری طلب اور
 انتظار ہے

واہ سوہٹاں ڈھولن یار بچن
 واہ سائل ہوت حجاز وطن
 آ پڑیکھ فرید دا بیت حزن
 ہم روز ازل دی تانگھ طلب



پچھے گن

علامہ اللہ بخش قادری

حال گھندے سے تان آنے بھرا کنوں اکری پھکری غزری و ہانی پچھدے سے رڑ
رنگری مال ڈانڈھا، دکان دیوان، گھوڑیاں پہیڑیاں، ہیلی بانہنے، اہل پڑوہ درتے خیر شا
خیر ولا ولا بہہ اکھیسوں پی مڑائی خیر؟ اسا ڈیاں زنانیاں وی حال حوال اچ رل
پہندن، وڈیرمی کچھ پھسے ہمان دی گالھ کون ٹک تے جو آبا تیبڈے گھرا میند ہن
کیا ڈیکھاں بنیا، خیر خوشی مال دیا بیٹھی جا کیناں، کیا جایا ہنس آبا ڈس ہاں ہتھ پیر
لہجے ہے ہنس، ہمان دے مونہوں پتر دا لفظ نکلا و بختے ول سارے آکھن
شخراے شخراے مبار خاں تھیون پیڑھی و دھ پئی اے، بندی تے نانواں
تان چڑھ گیا۔ اڈا بازیں تے کھویں دا مل کہیں نہی بھریا۔

ولا اودھ رات گذر ویسے حال نہ مکے، کھیسوے تھے بیٹھن سار
تے کہیں دے مونہوں اے تان نہ نہتھا جو اڈا بڈھڑی بڈھڑے دا کیا حال اے
بھڑہن یا کڈا ہن ماسہ کڈا ہن تولہ ان؟ مایو جیڑھے منڈھ ان اڈے زکا
ہو دے تان کچھن وی سہی، جیڑھا منڈھ کون چھوڑتے پاند کون چنڈھ اڈے منڈھ
بے استاد اے، دل کودنائی ڈیکھو اساڈی جو ہتھ چھوڑتے ارکاں وڈے چنڈن
مایو جیڑھا بھاجی خدا ہا مجازی پالک ہا اساڈے انہاں کون و سار ڈیون، باقی
سب کچھ یاد رہے وڈی غفلت اے جیندی معافی کوئی نہیں، وقظی رتک الا
لَا تَعْبُدُوا إِلَّا آيَاةَ وَيَا لَوَالِدِيتِ احسانا۔ اللہ دا ذکر تان موہرا اچ آیا کھڑے ولا

خدا دے بعد کہیں اور جہاں ہے، یا اچھے کہیں دا ذکر کر کے تان ما پیو دا کرتے جہاں پال
پوس تے جوان کیتا جیکراں او نہ ہون لا تاں کال ای اچھے کڈھتے کھاو بنجی ہا۔ ہا سے
تاں ہک ہک پل دی غفلت چاکرن ہا تاں کتا کتا کھاہ و بنجی دالے سے بلائیں کھڑیاں، اسادی
بوں نانچے ہا، ما جیکراں آپ اپنی سکھ جاتے اسال پتیں ہوئیں کوں ناں کھڑی سمہاوے
ہا تاں کہیں ہال دی و دھک ناں تھیوے ہا۔ ما آپ ساری رات اچھے اچ ناں کئے
ہا تاں اسادی نندر کڈاں پوری تھیوے ہا۔

(۲) بلیٹ دی نندر اللہ امان ڈیوے پہاڑ جیڈی رات ہووے تاں دی پوری
نہیں ولدی، ہفیم دا کٹاں لاتے سمھاؤ، پلو تریں وچ ہڈھتے سمھاؤ، پوست دے
ڈوڈے کوں کھیر دی سپی وچ مندر تے چا پلو تاں دی جتے تاں مادا پاک سینہ ایں
مشوم دے ناں نہ رل پوسے چین تاں او سے مادی نندر حرام اے، بیٹھی اے شادی
اکھ ہال ڈو دید پکائی کھڑی اے چنگے بھلے ہال کوں چھوڑتے کہیں ویندی تے جیکراں
کو سے تب کنوں شدہ تمبا پیا ہووے تاں اوں و بلھے مادا تو کھلا ڈیکھو مر سے ناں
جیسے ڈنگی ڈوڑی ہئی تھیسے، قربان ہئی تھیسے، اللہ کنوں امان ہئی منگے، وڈیریں
تے سیائیں مائیں کنوں ٹونہٹے پچھسے، پیر سورھیسے بیٹھی دما منگے، اللہ سیال ندلا
ڈو تاں بش چائیں تاو دے ہتھ ڈور اے، اتھائیں تاں نبی سیں فرمایا ہا پچھن
دالے پچھیا ہا، ما دا حق ڈھیر اے پیو دا، تھرے دفعہ پچھدا رہ گیا، حضور فلا فلا اکھیند
رہ گے، مادا، مادا، مادا، چوتھے دفعہ پچھن تے ونج اکھیونے جوہن پیو دا حق اے داہ
انصاف کیتے نہیں قربان و بنجیے،

(۳) آوہن پیو دا پورھیا دی ڈیکھو، مٹی تے مزدوری کمریندے، ٹوکری چا جاتے
سر دے وال لہر گن او گھرے مارتے کچھ تے کتے کھڈے سرویر مارتے چار کوڈاں اوں
مزدور کوں جتن حرام جو کتھا ہیں پور پیس دی شے چا کھاوے، مٹھ گھٹی تے، پیٹ کوں
سببی، رات کوں چھکا بدھس چا جو ملیے ہڑیا بدھیس وگ چار کھڑی رس گھر پئے تے ہال
تے گھول تے وال دے پیریں تے کماٹی چار کھڑی اس بھلا تھیوی غرض سوائی کہ میں نوکر اسادا

لال سلامت تاں آساں تے مروے ! بہرتے پودے چاتے دیکھے ، ریڑھی دھاتے دستھی دی
 ہنٹی چوڑ چھٹی ہک گاہک آیا تاں وی روزی کھٹی ، ہل دھاوے ، پوہ دی رات کول پانی
 لاوے ، اہڑ دے گاہ گہا دے جو مٹی پودے گھراتے ، اچھا من گدھا پیو امیراے سیں
 خاوند اے ، کھسکھاں روپیہ دیان ہے نس ، حائیاں چیل کول ہڈھی وڈے ، اینویں پا
 سمجھو جو تخت مغلیہ دا مالک اے ، بابر بادشاہ تاں اس پتھر لاغر بیمار اے ہمالیوں
 بادشاہ کھڑے تے ستاپے حکم جناب ڈے گن آٹھی لے پیو ست پھیرے کھڑے
 دے چودھار پھریے شوداتے دے سنگیوس ، ادسونہٹاں الٹا ہا ایس پردیسی
 بادشاہ ہاں ، میڈی مغلیہ سل کول ودھائی تاں تہ ڈٹیں تاں ، ہمالیوں کو جیوا چا میکو آپنے
 کول سڈ چا ، بابر تہ گیا ، ہمالیوں آٹھی بیٹھا ، جڈا ہوں تاں خدا دے نہی دا فرمان آئے
 جو خدا دی کاوڑ ، پیو دی کاوڑ اچ تے خدا دی رضا پیو دی رضا پچ اے ۔ !

آپڑیں "سڑیکی" محلے دے خریدار بنٹاؤ ،

تاں جو اے پیغام گھر گھر پہنچے !

(ادارہ)

ڈاکٹر سلیم ملک دے انشائیے

دلشاد کلانچوی

ادب دیان نثری اصناف وچوں انشائیہ نگاراں دے انشائیے پڑھن دے بعد ایندی ہیئت یعنی شکل صورت دے متعلق ایویں لکدے جیویں جو ایہ کوئی پھندڑیاں والی کوئی سوہنری جی ٹوپی ہے جیکوں ہر شوقین بال چھک مک تے آپڑیں سرتے فٹ کر گھنے تے خوشی مناوے۔ تے ڈیکھن والیاں کون وی کھلوا چھوڑے۔ مزے دی گالہ ایہ ہے جو اس قسم دی ٹوپی کھلی ہووے یا سوڑی، سدھی ہووے یا پھڈی، ہر حالت وچ پاؤن والا ٹوپی کون ٹوپی آہدے۔ بھال کنوں وی اکھویندے۔

نثری ادب دی ایہ صنف بہوں دلہار ہے بلکہ ساری دی ساری نقش نگار ہے۔ ہر پڑھن والے یا سرن والے کون تازگی تے کشادگی ملدی ہے بلکہ اچھے شخص دے دل دریا وچ خوشیاں تے خواہشاں دیاں لہراں وہن تے وگن لگ پوندن۔ اوندے دماغ دے/سوہنڑیں باغ دو رنگاں تے خوشبو آں دیاں تانیاں کھل ویندن، ہانہ فراخ تھی ویندے، اکھیں ٹھرویندن تے پڑھن والا یا سرن والا کجھ دیر کیسے ہک نویں ترنگ وچ آ ویندے جیویں جو اوں کون نویں شے لبھ پئی ہووے۔

ڈاکٹر سلیم ملک سدھا سادہ بندہ ہے۔ ٹیپ ٹاپ تے پھوت پھات کنوں ہک پاسے تھی تے رہندے۔ اوندے اندر ہک چنگے شہری وانگوں علم تے ادب دے خزانے ہن۔ مادری زبان تے قومی زبان اتے ہک غیر ملکی زبان انگریزی دا علم اوندے اندر ہے۔ انشائیے انھاں وی لکھن تے او وی سرائیکی جی سوہنڑیں تے سوادہ زبان وچ لکھن۔ میں انھاں دی انشائیہ نگاری دے متعلق کہیں جا ایہ رائے ڈتی ہئی جو او انشائیے لکھدے کائے نیں انشائیے انھاں توں لکھن ویندن۔ پر میڈی ایہ رائے اتھائیں مک یا رک نہیں گئی۔ آگوں تے ودھدی تے در حکدی ویندی ہے۔

ڈاکٹر سلیم ملک دستی راجن پور خورد و اجودا ہے ایہ ضلع رحیم یار خان دی دستی ہے تے ہک عام دستی جی ہے۔ کوئی غیر معمولی کائے نیں۔ ایں سمجھو جو سرائیکی علاقے دیاں عام دستیاں وچوں ہک ہے تے اونھاں دیاں وائیں ہے۔ ماحول، بندے بندیاں دیاں صحبتاں، مجلساں، رانگے وغیرہ سب کچھ ہکو جیہا ہے تے کی دستی دا لگدے پر جیڑے ویلے میں ڈاکٹر سلیم ملک کون ڈیکھداں تے انھاں دیاں گالھیں سرٹواں تاں سمجھداں جو اہ غلطی نال آپڑیں دستی وچ جچنے بلکہ ایں غلطی دا ازالہ وی کر گھدے کیوں جو او ہن ذہنی تے جسمانی طور تے ہماول پور دا تھی چکے۔ ہک شہری بن چکے۔

وڈی گالھ ایہ ہے جو ڈاکٹر سلیم ملک آپڑیں ابتدائی عروج دستی وچ چھڑا رہا وی نہیں بلکہ دستی دا بڑ تے رے۔ اکھیں پٹ تے رے تے کن کھول کے رے۔ دستی دیاں ساریاں شیں، ساریں گالھیں تے ساریاں بندیاں کون آپڑیں دماغ دے کمپیوٹر وچ INPUT کریندا رے یعنی یلیندا رے۔

ایہ ہک وڈا المیہ ہووے ہا جیکر ڈاکٹر سلیم ملک ایہ سب کچھ آپڑیں دماغ دے کمپیوٹر وچ سانجھی رکھے ہا۔ تے اسا کون آپڑیں عنایتاں کون محروم رکھے ہا۔ ایہ اساڈے اتے انھاں دی وڈی مہربانی تے کرم نوازی ہے جو انھاں انھاں ساریاں شیں تے گالھیں کون انھاں دیاں لذتاں سمیت، تے ساریاں بندیاں کون مع انھاں دیکرداراں دے آپڑیں دماغ دے کمپیوٹر وچوں کڈھ تے، تے چھوڑ تے اساڈے سامنٹس گھن آئے۔ نہ تاں انھاں دی کتاب نظر آوے ہا تے نہ انھاں دے دماغ دا کمپیوٹر اساڈے ہتھ آوے ہا۔ ہن تاں بس کتاب کھولو انھاں دیاں مزے مزے دیاں اشیائی گالھیں پڑھو۔

ڈاکٹر سلیم ملک دی ایہ ہک وڈی خوبی ہے جو انھاں دستی تے دستی دے وسیب دا گہرا مطالعہ کیتی رکھے تے اتھوں دی ثقافت کون غور نال ڈٹھے تے ذہن وچ رکھی رکھیے بلکہ اوکوں محفوظ کرن تے ہمیشہ زندہ رکھن دی کوشش وی کیتی ہے۔

انھاں وسیب دی ہک ہک گالھ کون سک کون سانجھے تے دل ہک نویں ڈھنگ نال تے نویں رنگ وچ یعنی انشائی انداز وچ تحریر وچ گھن آئے۔

انھاں خود دستی دے لوکاں کون شعور وی ڈتے۔ انھاں وچ جزبات وی پیدا کین تے انھاں کون جگا وی ہے۔ انھاں خود آپڑیں انشایان دی کتاب ”جھلار دے مہاگ وچ انھاں گالھیں دا بہوں مختصر پر مکمل تے جامع حوالہ وی ڈتے کچھ سطران ملاحظہ ہوون۔

”میڈا جتھاں دا لگے میں ایس قل دے ڈکھ سکھ ونڈیم۔ انھاں دی حیاتی دے قشے بھیگم تے سراجی
 وں ویب کوں بھیگا کیس“
 مہمانداری اساڈے ویب دا ہک خاصہ ہے۔ ایندے وچ اساڈا خلوص وی ہے۔ سک حب دا اظہار وی
 ہے تے سکوت دا رنگ وی نظروں بلکہ اساڈیاں رساں ریتاں وچ وی ایکوں گھریا ویندے۔ ہر حال مہمانداری
 دا ہک ادھ نقشہ ایہ وی ڈیکھو۔

”مہمان اساڈے گھر لنگھ آندن تے انھاں دا کئی کئی ڈیہاڑے ایڈے گھر کوں وٹن توں روح نہیں
 تھیندا۔ تے ہیں ساگوں ایڈا گھر وچ بسن کوں دل نہیں کریندا۔ سیانڑے اہن ہک ڈینہ مہمان ڈو ڈینہ مہمان
 زبجے ڈینہ بائی ایمان پر اسان کنے پندرہاں ڈینہ توں گھٹ انھاں دی مونجھ نہیں مکدی۔ کھے نہ آسن ڈال مڑس
 دی سکھس نہ ٹرسن بالیں دا لکھڑنال لئی آسن۔“

آپڑیں مہمان دی حب سک دی گالھ ڈاکٹر سلیم ملک ایہ موکیندن۔

”اساں سوچے ہیں سال بالیں دیاں چھٹیاں تساں کنے گزار آوں۔ بال کٹھے کھیڈن تاں ہک بے دے
 سوہیں تھی و۔ سن۔ زنانیاں رل رل رہن تے خوش پیاں تھیں تے آپاں وت پرائیاں بندیاں پیسوں۔ چھل
 دا حال بہ ونڈیوں“

وٹے سٹے دی شادی اساڈے ویب وچ عام ہے۔ بلکہ رواج بن گیا ہے۔ دھی دا ونہ دھی والے ضرور
 گھن تے رہندن۔ اجی ہک مثال ڈاکٹر سلیم دی زبانی سن کھیسو۔ دھی دا ونہ ڈیون والا آپڑیں معاملے دی آپ
 کیوں وکالت کریندے تے کیا فیصلہ کریندے۔

”واہ سیس واہ! میں دھی جی کھنڈ کھیرٹے ایویں بھواں شاں۔ میں اج آپڑیں وال تلوں ڈے ہماں کل
 کوں کوئی اچ جھک تھی پودے تام میڈے ہتھ کچے پے ہوں نہ سیس نہ! میں ونہ ضرور گھنساں۔ برادری اکھیا
 اچھا جوان توں گھن ونہ۔ پر ایہ ڈس کینہ واسطے کھسیں؟ تیدا نہ پتر نہ۔ بھریجا تیدے گھرتاں کوئی نہ پکھی
 کوئے نہیں۔ ایہہ ڈتے (دھی والے) گال مکا چھوڑی۔ میں آپ پرینداں! آخر پرنا لا اتھائیں آ لگیا۔ کروڑ
 دی منڈھی ایہہ ڈتے گڈیاں کھیڈدی چھو کری نال (وٹے دی) شادی کرتے اوکوں گھر گھن آیا۔ کنوار اوندیں
 دھیریں کوں وی چھوٹی ہئی پر کیا کرتے وٹے دا جو ہا ایویں تاں بنزنا ہے۔“

اساڈے ویب دا اکھان ہے جو ہک بھاندا انھیں ڈوجہ سویر آ بہندے۔ ایندی تشریح کریندے ہوئیں
 ڈاکٹر سلیم ملک کیا خوب آکھیے۔

”دیر سویر آہیں والے آپڑیاں کیاں تے کزوریاں زبان دے زور نال پوریاں کریندن۔ آپڑیاں خیر خواہی تے عزیزت داری (سکوت) دے قصیدے پڑھن تے ایجے افسانے گھڑیندن جو رات کو، ڈینہ بنزا چھوڑیندن۔ ایویں لکدے جو انھاں تو دھیک جہن بلی تے ییگا کا ایذا بیا کوئی جایا نہیں پر بلی گالہ حق دی ہے جو ایہ لوگ مل مل تے تاں کپڑے پھاڑ ڈیندن۔ پر نکر دی صلاح نہیں مرندے۔ سیانڑے ج آہن جو ہک بھاندا نہیں ڈوجھا آسویر بہندے۔“

ڈاکٹر سلیم ملک آپڑیاں وسیب کنوں باہر نہیں ویندا تے معمولی جہی گالہ یا موضوع کوں گھڑ گھڑتے خوب نبھیندے تے گالہ وچوں گالہ کڈھن دا ہنر ور تیندے۔ غیر ملک وچ وچ تے لوگ روپیہ کما آئدن۔ ایس گالہ دا سارا گھن تے کیویں ٹردے۔ اتے انشائیے دی خوشبو کھنڈیدے۔

”اساے وسیب وچوں پہلے تاں کوئی شخص آپڑیاں تھہر شہر دا دھن باہر ویندا وی نہ ہا پر ہن معاملہ بیا تھی گئے۔ روپ پیسے دے لالچ وچ اکثر لوگ باہر ویندے رہن۔ اتھاں وچ تے کماندن تے کفایت گنجائش نال خرچ کریندن تے بچت کر کے گھر بھیجندن تے گھر والے اوں رقم نال کیا کریندن، ایکیوں انشائیے دے رنگ وچ ذری ڈیکھو۔

”پچھلے ڈینہ ڈیوائے نال عجب تھئے۔ اوندانڈھا پتر سعودیہ وچ پیسہ پیا کمیندے۔ کوئی تاں وت ایہ دی اہدے جو او عربی وی مال ذکوہ وی گھدی رکھدے۔ تے میستیں دے درتے کھڑتے نمازیں کنوں پندا وی ہے۔ کوڑ وچ اللہ کوں پے پر بلی پیسہ اوں تے مینہ آنگوں پیا ویندے۔ ہن چندر دی ڈو جھی کوں پیسیں دی پوری جملی پٹھی ہس تے اکھوا تھس ”ابا انھاں کوں کتھائیں کم چالا!“

اتی رقم جھولی وچ پا کے ڈیوایا سوچاں وچ پنے گیا جو کیا کرے۔ فکر کھانڈی ویندی ہس جو کتھاں ایہا پیسیاں والی ہواڑ کچاری وچ کڈھ بیٹھے، ول تا ایہ ڈیوے تے بندہ گئے۔

ڈاکٹر سلیم ملک کوں صلاحیں ڈیون دی گالہ یاد آندی ہے تاں موقع تھہ وچوں نہیں وئجن ڈیندا۔ ڈیکھو جو کیویں کیویں صلاحیں دی بہار لا ڈیندے تے مزہ آویندے۔ تسان دی سرو۔

”صلاحیں ڈیون دا جو موقع ملایا تاں اہل کھل ویندی ہے۔ کہیں آکھیے پھٹیں دا وپار کر، کہیں آکھے دھوڑ پھائی دی ہٹی چا کھول، کہیں آکھیے بیڈاں رکھ، کہیں آکھے بکریاں پال، کہیں زمین دا پارہ دھارن دی صلاح ڈتی ہے کہیں گھر کوں نواں کور بنواون دی نصیحت کیتی ہے۔ فشی نور مند شروچ پاٹ گھن سنن دا مشورہ ڈتے۔ ماسٹر حمید پرائز بانڈ گھن دی صلاح ڈتی ہے۔ پر مولوی صاحب نے چھنڈک ڈتے جو ایہ شرع

شریت دے ظاف ہے۔ مائے گانور نے دھی دے ڈانج واسطے ہمد گھر ہن بنراون تے زور ڈتے تے آئیں
 کار نہ تھی۔ سونے کون ڈیہوں ڈینہ بھاگدی ویدی ہے ہن موقع الی کوئی عمل بدھ چا "اللہ ڈیوایا صلاحیں
 دے ایں جھروچ ویزا تھیا ودا ہووے تے کوئی ڈگ نہ بھیس جو کیہرے کم وچ ہتھ پاوے تے کبری ذات
 سزاوے۔ آخر ایہ رائد ایں مکی جو اوہا رقم اوندے ماسٹر لباس لاتے گھن گھدی ایں ایہ ڈیوائے کون صلاحیں
 ڈیون آلیں دے ڈیوے آوسن۔ "سرائیکی وسیب وچ بسوں قسم دے ہنراں رواج پاتا ہوئے ادبی پاسے وی اسادا
 وسیب ہک آپڑیں دھج وچ رکھیندے۔ ایں سلسلے وچ ڈاکٹر سلیم ملک شاعری دے ہنر دے حوالے نال اج دے
 شاعران دے متعلق وی خوب گالہ کریندے تے انوکھا اسلوب وی اختیار کریندے ذرا ملاحظہ ہووے۔

"اونویں تیار لوکیں ہر کم کون سوکھا بنرا گھدے اونکوں نیزن دے سو رستے کڈھ گھدے نے پر جیہڑ
 سلوک شاعری نال کیسے نے او اصولوں وکھرا ہے۔ اج کل تاں جیہیں کون ڈیکھو اوہو شاعر بنریا ووے۔ اج کل
 دے شاعر قافیں دے آگوں ہتھ چا بدھیندن، ردیفیں کون بیسکیاں مرویندن، لفظیں کون قطار وچ کھڑا کر ڈیندن
 تے بحریں دیاں کنوڑیاں چا چڑھ ویندن۔ نہ کوئی خیال، نہ کوئی مضمون، نہ زبان نہ بیان، نہ اثر، نہ تاثیر، نہ
 موسیقی، نہ چاشنی، نہ سوز، نہ گداز، تے انہاں دی غزل تیار ے۔ سماعت فرماو تے آپڑیں عیس کون روو!"
 بندہ شوق دا بندہ ہے۔ کیس نہ کیس شوق وچ پھاتا ووے ایں گالہ کون وی ڈاکٹر سلیم ملک آپڑیں نت
 نویں اسلوب وچ گھن آئن۔

"لوک ہن جو تک اچار کھن دے شوق کیا کچھ کر ڈیکھیا ہن تے کیا کچھ کر کھڑون۔ سو بھے خان دے پتر
 دی شادی دا شوق پورا کرن دی گالہ ڈاکٹر سلیم ملک تاں جو کہتی ہے پر ایں شوق دامل جیہڑ کیا او خود سو بھے
 خان دے موبھوں چا سر۔ "ادا! شادی دا شوق تاں رج رج تے پورا کیس۔ پر یار لہریں وچ یونج گیاں۔ ہن
 اٹھداں تاں اٹھ نم گدا۔ بندتاں بہ م گدا۔ اچھے شوق دا کیا مل ہوں جیہیں وچ قرعیں دی کھکھریا لئی
 پوے!"

ایہ تاں چھڑا شادی دا شوق ہے ایہ ہک رسمی شے وی ہئی پر ڈاکٹر سلیم ملک جیہاں شوقاں دے ناں
 دی کئی گسٹرا چھوڑن۔ ایہ وی ڈیکھ گھنو۔

"کیس کون حقہ پیون دا شوق ہے کیس کون سادی گھوٹن دا۔ کوئی انھیں دیں وڑاند کیسے مچھلا گوزیں
 تیں جی دے۔ تے کوئی رچہ کنیں دی بھڑاند کیسے موبخا تھیا ووے۔ کوئی ڈاندیں دی ہانڈھ کیسے گھملا تھیا ووے
 تے کوئی نہیں دے تماشے ساگون چریا تھیا ووے۔ کوئی کبوتر ودا اڈیندے کوئی بٹ کڑاک بیٹھا سر۔ شوق دا

کوئی مل گائے نہیں۔“

ڈاکٹر سلیم ملک جتھاں زبان تے اسلوب بیان دے کر شے آپڑیاں انشائیاں وچ ڈکھائیاں اتھاں موضوع وچ وی گلکاری کیتی ہے۔ بیا ایہ جو انھاں دے انشائے زیادہ تر دیہاتی وسیب نال تعلق رکھیندن۔ پر بعض موضوعات زیادہ تر شہری زندگی نال نسبت رکھیندن۔ میں چنداں جو انھاں دی وی ہک جھلک ڈیکھ گدی ونجے۔ ڈاکٹر سلیم ملک فیشن دی ایجاد بارے آپڑاں ہک عجیب جیہا نظریہ رکھیندے ذرا ملاحظہ کرو۔

ایہ فیشن وی بس چالو چیز ہے۔ درزی کوئی کپڑا ڈنگا کٹ لئے، پٹھاسی چھوڑے کتھائیں چیتا لہ ونجس کتھاں اچلا کرے تاں ذرا اعتراض چا کرو کجھ یاد چا ڈیوادو بھلی گالہ چا منوادو۔ حرام جو منے وی سسی ہتھوں بلوچ والی جگہ اتے رکھیے۔ آکھے، تو اکوں کیا پتہ؟ اجہل فیشن ایہو پیا ہلدے۔ رنگ برنگی تھکڑیاں کول گنڈھیں چا ڈیندے تے نکی کیے فراک سی گھنڈے ول اہدے ایہ فیشن ہے۔ فیشن نال تاں مل مہانگ دا چول دامن دا سانگا ہے۔ مل مہانگ شیش دے نر خان دا اسمان نال گالھیں کرن کول اکھیندن۔ امیر تے غریب ڈوبائیں قسم دے لوکاں نال ایہ آپڑاں اثر ڈیکھیندے۔ پر شہریاں کول ڈینہ دے تارے ڈیکھیندے۔ وستیاں والے اکثر آپڑیں ضرورت دیاں شیش وستی وچ پیدا کر گھنڈن تے شہری شیش گھٹ ودھ ورتیندن۔ ول وی ڈاکٹر ہوریں دے انشائے ”مل مہانگ“ وچوں ہک ٹوٹا ملاحظہ ہووے۔

”ایویں لگدے جو مل مہانگ دے وی ماسم بنڑے ہوندن۔ رمضان شریف دا نیک مہینہ شروع تھیانی تے ہٹی آلے بھراویں مل مہانگ کول ودھایانی۔ تاں جو ایس بخت بھرے مہینے وچ بے عمیق بخت کما گھسن۔ او ایس بھل وچ ودن جو ایس مہینے وچ جیویں لٹ کھوتجے اوندی آگول کوئی پچھ پریت نہ تھیے۔“

کرائے داری وی ہک شہری ضرورت ہے۔ ایندا واسطہ تاں تقریباً سو فیصد شہراں دے شہریاں نال رہندے۔ ایس مسئلے دے متعلق ڈاکٹر سلیم ملک کافی ذاتی تجربہ رکھیندے۔ تے اے انھاں دی آپڑیں گزری وہانزیں دا عکس لگدے۔ بہر حال انھاں کرائے داری دے ہک چھوٹے منہ پہلو تے ایس طرح قلم وہائی ہے۔

”اوڈوں کرائے آبلے مکان وچ رہن آلے کول ڈیکھو تاں اوندی کوئی ریس نہیں۔ او اڈا کجھی ہوندے جیہڑاں ایس ونڑتے الیکھڑن بنڑائی بیٹھے تے فریریں او بنی لامڑی تے چمکدا بیٹھے۔ اج ایس جھگڑی اج ترپڑ چھائی بیٹھے تے کل او بنی سالہ وچ پلتھی ماری بیٹھے۔ ایویں جا جاتے ڈیرا لئی رہندے۔ ملی آنگوں ست گھر پھردے۔ نالے بجھے گھیر گھردے۔ او ہک جاتے تک تے نہیں بہندا۔“

ووٹر ہک بیا موضوع ہے ہک انشائے دا۔ اج کل دے جمہوری دور وچ ووٹر شہریں تے وستیاں ڈوبائیں

وچ وکدن پر شہری ووٹر دے مسائل زیادہ سن۔ کچھ ووٹر آپزیں ووٹ گھسن والے دی ڈھیر کچھ حشری مکا گدن
تے یکندن۔ بہر حال جوں جوں الیکشن دا تجربہ ووٹریں کوں تھیندا ویندے اوویں اوویں او ہوشیار تھیندا
ویندے۔ پر ووٹر تے ووٹ گھسن والے دے درمیان ہک کئی جہی گالہ مہاڑ ملاحظہ ہووے۔ ”ہک واری کہیں
امیدوار آپزیں ووٹر توں پوچھیا، سائیں تساں آپزاں ووٹ میکیوں ڈیسو نا؟ ووٹر ولدی ڈتی، خلق دے زور تے؟
تساں میڈے نال راہی کیا کھڑو جو میں آپزاں ووٹ تیکوں ڈیساں۔ امیدوار سڑیا تے ہکا بکا رہ گیا۔ آکھن لگیا
سائیں تساں کمال دی گالہ پئے کریندو۔ توایڈا اماں سڑک دے ٹھیکے کیسے بھج بھج کھڑا ہا۔ ملدا نہ ہس۔ میں
ایکوں ٹھیکہ گھنا ڈتم۔ توایڈا چاچا کھاد دی ایجنسی کیسے ٹکران مار مار تھک کھڑا ہا۔ ایجنسی منظور نہ تھیندی پئی ہئی
میں او ایجنسی منظور کرا ڈتم۔ توایڈے پو دی پنشن دا کیس اجا وگڑا دوا ہا جو کئی سالیں توں اوندا سر منھ نہ بھدا
ہا۔ میں او کیس ٹھیک کراتے پنشن جاری کرا نیم۔ توایڈی زال دی ڈھویں وچ شاہی ڈویشن ہے۔ میں کنھیاں دا حق
حقوق مار تے اوکوں سکول وچ استانی لوا ڈتم۔ توایڈا وڈا پتر کیس سالیں توں نکماں پھردا دوا ہا۔ میں اوکوں
ڈپلوے وچ داخل کرا نیم۔ حالی وی اہو جو میڈے نال رہدی کیا کھڑو۔“

”جھلار“ کوں ڈاکٹر سلیم ملک نے ہک استعارے تے طور تے ورتے۔ تے خوب ورتے۔ بھلاں
گالھیں کنوں علاوہ عورت دا ہک مادا کردار وی پیش کیسے تے ہک زال دا کردار وی نبھائے۔ تے ایویں ہک مرد
کوں ہک پتر تے ہک پئے دے کردار وچ وی ورتے۔ تے استعاریں دے زور تے ورتے۔ اتھان ڈاکٹر سلیم
ملک انشائیے کوں عروج تے پہچائے۔ نمونے دیاں کچھ شئیں ملاحظہ کرو۔

”بال ہسک ہسک تے گوڈی وچوں نکل ویندے تے ما اوکوں وٹھ وٹھ تے ولا بہلندھے تے
اوندے سردیاں لیکھاں ڈھدی تے ویندی تے آپزاں ترلہ وی سریندی سے ویندی۔“

”ابا! بھین دی گت نہ پھل کر شودی دے وال کیا ودھسن۔ ملی دیں مچھیاں نہ پٹیاں کر۔ تلا مری۔
گلز دے بگے چوچے کوں چا چا تے اصلوں مندھوڑ کر ڈتی۔ شودہ کیا دے۔ بکری دے کناں کوں کیوں گھنڈ چا
ڈیندیں۔ شودی سارا ڈینہ باکدی ہے ودی۔ گودے وچ چدیاں تے غنول کیوں بھری رہندیں؟ کوٹ دی کندھی
دے نہ ٹریا کر ڈھے پیوں تاں جنگھ بانہہ کوں کچھ تھی نہ ونجی۔ میں تیکوں کھیڈن توں نہیں جھلندی پر دھوڑ
مٹی وچ نلے بار مار تے گور پٹ نہ بنڑیا کر۔ چلو لک چھپ کھیڈ گھدی کر پر کلہوٹے وچ نہ لکا کر۔ کہیں چاڑ چا
ڈاتاں ساہ منجھھی ویسی۔“

ہک بی جا بڑھڑی زان تے پے اگوں آپزین جھلار ایس ویندی ہے۔

”سوئھارے وا پو آ۔ ہن اکھ کھول۔ میں بھدی آن توں ووا کیٹرے خیالاں اچ ایس بالڑی کول کے تیں بہلا
 سگدوں۔ چھوکرے والے ڈینہ منگدن کھڑن۔ کوئی چھلا مندری اچ بنزیا پیا ہووے ہا۔ تاں ایڈوں تاں بے لکری
 ہووے ہا۔ سوئھارا ڈوجی دفعہ فیل پیا تھیندے۔ جے اگلی واری زور لاتے ڈھویں وچوں نکل وی گیا تاں دل
 کیٹر اتھندار لگ ویسے۔ بس ڈھیر پڑھ گھدس۔ ہن آپزیں نال کم اچ لا۔ پچھلے ساون چھت ترمی رہی سی۔
 اوں تے بھوں لیپا ڈیویں ہا۔ ہی گالہ سر میں نمبردارا کراوا ہنزس تیڈے آگوں پھیرا ماری ویندے۔“
 مکی گالہ ایہ ہے جو ڈاکٹر سلیم ملک دے انشائیے ہک دکھارنگ ڈھنگ رکھیندن۔ بلحاظ موضوعات
 تے بلحاظ زبان تے بیان۔ بلحاظ شوخی تے ترک بازی۔ بلحاظ کہانی والے انداز نگارش۔ ہک کنوں ہک
 ودھدے۔

ڈاکٹر ہوزیں انشائیاں کول انسائیکلو پیڈیا بنزا چھوڑے۔ بس ذرا کتھائیں کوئی موقع ملیا نئیں انھاں زور لا
 چھوڑے۔ تے ایس طرح انشائیے کول انشائیہ بنزا ڈیکھائے۔“

!
 محکمہ اطلاعات و ثقافت

دے تعاون دا

بیہنہ بیہنہ شکریہ

سرائیکی ادبی مجلس - بہاولپور

رُتھ دھیمیں دھیمیں ٹور

ارشاد تونسوی

کہیں سیرنے آکھئے جو کائنات دے گچھے راز ریاضی دے علم نال سمجھ آندن تے
ہٹے سیانے دا گمان ۛ، جو اسے پوری کائنات موسیقی ۛ، پک سرمدی نغمہ ۛ، جیڑھا جاری ۛ
ساڈے صوفیئیں دے نزدیک وی کائنات ہک *Rhythm* ۛ۔ تے بدوم اوں ویلے *Disturb*
تھندے، جیڑھلے کئی اینائے یا ظلم تھینوے، نے تہاڈے اندر دا روم وی ڈسٹرب تھیندے
تے دل او تہاکوں کائنات دے پورے نغمے ۛ چوں باہر کر ڈیندے۔

خواجہ غلام فرید وی سرتال دے کہیں اوں وجدانی لمحے ۛ چ ”رُتھ دھیمیں
دھیمیں ٹور“ والی کافی لکھی ہو سی۔ زندگی کرن ڈاس رٹ اتھوں سوہنے لفظیں ۛ چ
کینوں سمجھا و بخ سگدے جو

ۛ میڈا دسند نرم کرور دا۔

ماتاں ونگیں لگیم ٹکور

زندگی دے اے پل صراط پٹن وی اتنا مشکل ۛ جتنا ادا گلی پل صراط۔ اے صرف،
اوں ویلے ٹپ سگدے جیڑھلے تاں فطرت دے اپنے روم ۛ چ رہو۔ جتھاں ذرا
جھٹیں بے احتیاطی تھی، ذرا جھٹیں اکھ لگی تاں فطرت تہاکوں اوں بدوم کنوں باہر کھکا ڈیندے
ۛ۔ تے جیوٹ رتھ وی اوں ویلے سر ۛ چ ٹر سگدی ۛ، جیڑھلے آوندے اگوں ہک صاف

ہو دے تے دُور میں نظر آندا پیا ہو دے تے اے سبھ کچھ عملاں پاچھ تاں تیں تھی سبگدا۔

ہ رتھ تے ہندی دڑگ نہ سہندی

ہم طبع کندہ

کافی دے شاعرانہ صفات کوں جے اُساں نظر انداز کر ڈیوں تاں وی دڑگ
گن نال تہا کہیں کج کرد دی چیز کوں نہیں بچا سگدے۔

کیا روح دیاں لطافتا، کئی دڑگ سہ سبگدین؟ کیا *rhythm of life*
کوں ڈسٹرب کرن نال اُساں ولا اُوں جھمر وچ اپنے آپ کوں شامل کر سگدے ہیں؟
تھاڑے نال دے جھومری تاں سُر تال دے، سرخوشی دے کہیں اگلے مرحلہ وچ
گئے کھرن۔ تہا اُوں چھٹے ہوئے پاند کوں کتھوں ول پکڑ لیسو؟۔ دت تاں کئی جنیں دا
پندھ تہا کوں ولا بھوگنا پوسی تے دمال دا لحظہ و ت کتنا دُور تھی ویسی۔ اے نال دہووی
پار اتر سبگدے، جیڑھا کہیں تار نال جڑیا کھڑے۔

ہ روز ازل دی پاتم مہل وچ

برہمن تیسڈے دی ٹوڑور

تھوڑا جیہاں ایں کافی دے نال اُساں اگوں تے تھ دے ہیں۔ ایں جیون
رتھ وچ کئی لانگھے آندن، جیڑھے پین بالکل اینویں ہن جینویں شاہ عین آکھے۔

ہ ڈیکھو کیڈے میں پاڑے پاڑ دی

نہیں لنگھدی تے تانگ لتاڑ دی

نت سستے شینہاں کوں الا لگھٹا

نماجر فرید دی ایں بھو کنوں گزر دے۔

ہ شالا مولہ سلامت نیواں

راہ وچ لڑدن چور

راہ دے چور کنوں دُڈا چو تاں بکل وچ موجود،

بلے شاہ کوں وی تاں پہل دا چور ڈریندارہ گئے۔ پر اے ہکل دا پھر تاں میٹھا
اپنا نفس ۶، اپنے نفس دا گھوڑا ۶، جیڑھا جیون رتھ ۶ پرچ بھتا ہوئے۔ خواجہ فرید تاں آہے۔
۶ سوکھا تیز لغام دا کولا

۶ نہ ا دکھا سر زور

ایں سارے عمل پرچ جے وصال دی سبک کاشی تے او طلب اہل روح کائنات
کونں وچھوڑا ۶ تے مہلن دی کئی سرزور خواہش کاشی تاں وت جھوک رانجھن دی دود ۶۔
شاہ حسین کیتے وی تاں او دکھا ویلا ۶۔

۶ ندیوں پار رانجھن دا ٹھانا

کیتا قول ضروری جانا

منساں کراں ملاح دے نال

تے ملاح دی او تیں نیش پچیندا جتنے تائیں مہلن دی سبک جے فرید والی نہ ہوکے۔

۶ سبک تے طلب مہلن دی سینے

روز نواں ہم شور ۶

۶ پسندہ اڑانگے دلیری تانگھے

جلد پچا نویں توڑ

جے اے سارے ہاٹ مار گئے ہو، تے پسندہ اڑانگے ٹپ گئے ہکو تے۔ *Rhythm of*

کوں تہاں کتھا پن ڈسٹرب نہیں کیتا، اوں ازل توں کھڈیندی تھمروچ تال تے سکرک ہاہر نوے

آئے تاں وت خواجہ فرید دی بشارت تہاڈے واسطے ۶۔

۶ میں تے یار فرید مٹیسوں

زل مل شہر بھجور ۶

بہاول پور ڈویژن دے نجی سرائیکی کتب خانے

ساجدہ علوی

بہاول پور شروع توں ہک بہوں وڈا علمی ادبی مرکز رہے۔ اتھوں دیاں درسگاہیں وچ پوری اہمیت توں علم دے طالب آکراہیں علم حاصل کریندے رہے۔
محمد بن قاسم دی قیادت وچ جبرٹھے اسلامی لشکر ایس خطے وچ آیا تاں چار وڈے علوم و فنون و
ابھرتے سامنزس آئے۔ انھاں مراکز وچ منصورہ، محفوظا ڈوں مراکز سندھ وچ تے ڈوں سرائیکی علاقے
تھے یعنی اچ شریف تے ملتان۔ اچ ہووے تے بھانویں ملتان انھاں ڈوہائیں شہراں وچ عہد قدیم توں علم
دا چر چار ہے۔

اسلامی دور دے ابتدائی حصے وچ یعنی تریجھی صدی ہجری توں اچ تئیں ملتان دی شہرت پور
اسلام وچ بچ گئی هئی۔ اتھاں وڈے وڈے مسلمان سیاح اچ تے ملتان دے علمی مراکز کول ڈیڑھ
آئے۔ انھاں سیاحاں وچ بشاری مقدسی، مسعودی، ابن حوقل، اصطخری، ابن بطوطہ تے البیرونی دے ناں
ہن۔ البیرونی نے اپنی مشہور کتاب ”کتاب الهند“ اچ دے عظیم شہر وچ تحریر کیتی۔ اتھوں وی اندازہ
جو اوں ویلے ایس علاقے وچ وڈے وڈے علمی مراکز تے کتب خانے موجود ہن۔

اینویں حضرت امیر خسرو کئی سال تک اچ تے ملتان دے علاقیاں وچ رہ کے علم دی تریبہ
رہے۔ پیچ نامے دا مصنف علی بن حامد ابو بکر کوئی عراق توں ٹرتے اچ دے علاقے وچ دیرے آن
طبقات ناصری دا مصنف منہاج سراج ساری زندگی ایس علاقے وچ گزار ڈیندے۔ بہاول پور دا پورا علاقہ
ویلے اچ دی علمی فضا وچ رنگیا ہویا ہا۔ ایس بہاول پور دے چو گوٹھ وڈے وڈے دینی مدارس قائم
جھاں وچ اوں عہد دیاں ساریاں نادر کتب موجود ہوندىاں ہن۔

حضرت جلال الدین سرخ بخاری، حضرت قبلہ عالم مہاروی سیس، حضرت جہانیاں جہان گشت

غلام فرید سیں دے خالوادے دین دے نال نال علم و ادب دی ترویج وچ وی مصروف ہن۔ اچ
 علمی خزانیاں تے کتب خانیاں دا تذکرہ ملدے۔ مگر حالات نے اس
 محفوظ نہ رہ سکے تے اسل ہک بسوں وڈے علمی ورثے توں پرے جی گینو
 وی بھاول پور کوں اے امتیاز حاصل ہے جو اتھان وڈے وڈے سرکاری تے نجی کتب خانے
 سرکاری کتب خانیاں وچ سنٹرل لائبریری بھاول پور، علامہ اقبال میونسپل لائبریری رحیم یار خان،
 صادق ایجرن کالج، اکتب خانہ وڈی اہمیت رکھیندے۔ نجی کتب خانے وی ہمیش بھاول
 علم دوست لوکیں دا ہک بسوں وڈا شوق رہن۔

سب توں وڈا قدیم نجی کتب خانہ اچ شریف دے گیلانی خاندان دی ملکیت ہے۔ اس کتب خانے وچ
 قلمی مخطوطے موجود ہن۔ گیلانی دے کتب خانے دی باقاعدہ تندر مرتب کیتی گئی جیڑھی اردو اکیڈمی
 بھاول پور نے بعد وچ شائع کیتی۔ اس تندر توں اس کتب خانے دی وڈائی تے عظمت دا اندازہ تھیندے۔
 بھاول پور دا بیا عظیم الشان کتب خانہ امیران بھاول پور دی ملکیت ہے۔ ایہ سلطانی کتب خانہ صادق
 پور وچ موجود ہے۔ اس کتب خانے دے وچ وی دنیا دیاں بعض نادر تے نایاب کتاباں ملدن۔

ہک بیا عظیم الشان کتب خانہ حضرت غلام فرید سیں دے فرید محل وچ قائم ہے۔ چاچڑاں شریف وچ
 اپنی نوعیت دا ہک بسوں وڈا کتب خانہ ہے جیندے وچ خواجہ سیں دے وصال دے وقت تقریباً ہک لکھ
 کتاباں موجود ہن لیکن اچ ایہ کتب خانہ ختم تھی چکے۔ اس توں بعد 1925 وچ تحصیل صادق آباد وچ جیلانی
 مہارک اردو لائبریری دے نال نال ہک بسوں وڈا کتب خانہ قائم کیتا۔ اس لائبریری وچ مخطوطات دا
 ہک وڈا خزانہ وی موجود ہے تے برصغیر دیاں عظیم کتاباں وی ایندا سنگھار ہن۔ اس ویلے ایہ کتب خانہ سید
 انیس شاہ جیلانی دے نال نال ملدے۔

مولانا نیاز فتحپوری، مولانا ماجد دریابادی، علامہ اقبال دے خط تے پچھلے ڈھاکے دے کئی وڈے لکھاریاں
 دیاں بعض نادر کتاباں اس کتب خانے دیاں ذہنت ہن۔ ایندے بعد بھاول پور وچ ہک بیا وڈا کتب خانہ محلہ
 قانیال دے مولانا فضل صاحب دا ہے۔ مولانا صاحب ساری زندگی کتاباں دی گول پھول وچ مصروف رہے۔ او
 اپنی حیاتی وچ ہک بسوں وڈا کتب خانہ کٹھا کر چکے ہن پر انھاں دی وفات دے بعد ایہ کتب خانہ میرزا حد حسین
 دے کتب خانے وچ تبدیل تھی گیا۔ ڈوجھا کتب خانہ بیڑھا اپنی نوعیت دا ہک منفرد کتب خانہ ہے او سیٹھ محمد
 مہارمن دا سرائیکی کتب خانہ ہے۔ سرائیکی کتابیں دے ذخیرے دے حساب نال ایہ پاکستان دا سب کئیں وڈا
 کتب خانہ شمار تھیندے۔

مولانا عزیز الرحمن عزیز دے قائم کیے گئے اس کتب خانے وچ مجموعی طور تے بارہ ہزار کتاباں موجود
 ہن تے یقین نال اکھیا وچ گیندے جو سرائیکی وچ پھپھوایاں تقریباً "ساریاں کتاباں اس کتب خانے دی ذہنت
 مہارمن۔"

اس توں علاوہ پروفیسر رشاد کھانچوی دی سرائیکی لائبریری، سرائیکی ادبی مجلس، جھوک سرائیکی، مرحوم ضامن علی حسینی دا ذخیرہ کتب، جناب محی الدین شان دا کتابی ذخیرہ، بہاول پور شروچ سید شہاب دہلوی مرحوم دا کتب خانہ وی بہوں قیمتی کتاباں دا ذخیرہ رکھندے۔

پروفیسر معین الدین حسن قریشی دا نجی کتب خانہ، جناب صدیق طاہر دا کتابی ذخیرہ تے ڈاکٹر نصر اللہ خان ناصر دادے کول موجود سرائیکی کتب تے مخطوطات دا ذخیرہ آپنی آپنی جاتے اہمیت رکھیندن۔

اس توں علاوہ بہاول پور دے تمام وڈے نمائندہ خانداناں دے آپنے کتب خانے وی موجود ہن۔ جیویں مخدوم الملک دا کتب خانہ، میانوالی قریشیاں تے تحصیل لیاقت پور دے قصبے شیدانی شریف وچ کوری خاندان کول وی ہک بہوں وڈا کتب خانہ موجود ہے۔ ایہ نجی کتب خانہ خواجہ طاہر محمود کوریجہ دے علمی ادبی ذوق دا ثبوت ہے۔ اس کتب خانے وچ جدید علمی ادبی کتب دا بہوں وڈا ذخیرہ ہے ایندے علاوہ بہاول نگر وچ فضل فرید لالیکا ہوراں دا کتب خانہ تے ایندے نال میونسپل لائبریری بہاول نگر وچ کتابیں دا ہک وڈا ذخیرہ موجود ہے۔

پھیکڑ وچ آپنی نوعیت دے ہک بے اہم کتب خانے دا ذکر کریاں۔ ایہ کتب خانہ مشہور شاعر مصنف میاں نور الزماں اوج دی ملکیت ہے۔ اس کتب خانے وچ بہاولپور دی تاریخ تے ثقافت تے بہاول پور دے متعلق موضوعات تے اردو تے انگریزی کتب دا ہک نایاب ذخیرہ موجود ہے۔

انھال نجی کتب خانیاں دی تفصیل توں ایہ ظاہر تھیندے جو بہاول پور ڈویژن وچ بہوں وڈے یا بہوں اہم نجی کتب خانے موجود ہن۔ پر اجاں تیں انھال کتب خانیاں دی کتابی تندر تے اشاریہ وغیرہ پوری طرح مرتب نہیں تھئے۔ ضرورت اس گالہ دی ہے جو کجھ ریسرچ سکالر سامنے آون۔ انھال نجی کتب خانیاں دے ساریاں کتاباں بارے مکمل تفصیلات مرتب کرن تے ایندے نال انھال نجی کتب خانیاں دے وچ موجود مخطوطات تے قدیم کتب کول صحیح طریقے تے محفوظ کرن دا چارہ وی کیتا ونجے۔



سرائیکی ثقافت

نواز کاوش

سائیں جاوید احسن سرائیکی زبان دے مماندرے لکھاری ہن۔ انہاں نثر تے نظم وچ آپریں سنجان برقرار رکھی ہے۔ سادہ تے تحقیقی نثر وچ انہاں وکھرا اسلوب اختیار کیے۔ نثر دے ایں پنڈھ وچ انہاں وی منزل وسیب دی ثقافت دے پھلاں کوں ہک ہار وچ پوتے کتابی شکل وچ پیش کرنا ہے۔ سرائیکی ثقافت سلیمان اکیڈمی ڈیرہ غازی خان توں چھپن والی واحد کتاب ہے جیندے وچ پہلی دفعہ وسیب دے پس منظر کوں جغرافیائی تے تاریخی حوالیاں نال ڈٹھا گئے۔

قدیم آثار، مزارات، عمارتاں، محل تے قلعے سرائیکی وسیب دے تاریخی تسلسل دا بین ثبوت ہن۔ جغرافیائی حالات ایہاں شواہد دی صداقت دا اظہار کریندن۔ اساڈا تاریخی ورثہ قدیم مذہبی کتاباں وچ وی ڈٹھا وئج سکدے۔ ایں حوالے نال سرائیکی وسیب ہک مضبوط ثقافت دا گوارہ بن تے ابھر دے۔ ایں وسیب دی ثقافت وچ اساکوں صحرا، پہاڑ، میدان تے دریاواں دا اجرک رنگا میلاپ ملدے جیندے ہر رنگ وچ حیاتی ساہ گھنڈی، متحرک تے رواں دواں نظر آندی ہے۔ سرائیکی وسیب مالا مال ثقافتی پس منظر دے حوالے نال انفرادیت دا حامل ہے۔ لوک ادب، رسماں، رواج تے میلے ٹھیلے ایں علاقے دی حیاتی دا جیندا جاگدا احساس ہن جیندے وچ تہذیبی تمدن تے ثقافت اساڈا او سرمایہ ہن جیندے تے اسماں بجا طور تے فخر کر سکدے ہیں۔

سرائیکی ثقافت کوں جاوید احسن نے بارہ حصیاں وچ تقسیم کیے۔ پہلے حصے وچ ثقافت دی تعریف اے۔ تحقیق تے مدلل گالہ مہاڑ کیتی گئی اے۔ ڈوجھے ترجمے تے چوتھے حصے وچ قومی ثقافت تے سرائیکی وسیب دے تاریخی پس منظر کوں بیان کیتا گئے۔ پنجویں حصے وچ سرائیکی ثقافت، وسیب، رسماں رہتاں تے محفلاں کوں کٹھا کیتا گئے۔ پنجویں حصے وچ

زبان دی قدامت، نال، اکھان ستویں ہے وچ لوک ادب تے اٹھویں ہے وچ ملے، عیدیاں، عرس تے مذہبی تہوار تفصیل نال پیش کیے گئے ہن۔ نانویں تے ڈاہویں باب وچ لوک کھیڈاں تے دستکاریاں دا ذکر ہے۔ یارہویں تے بارہویں باب وچ لوک سمل، تے لوک قہے کہانیاں، گیت تے موسیقی دی تاریخ ڈسائی گئی ہے۔

کتاب دا دیباچہ ڈاکٹر طاہر تونسوی تے پیش لفظ پروفیسر رشید احمد خان نے لکھیا ہے تے ڈاکٹر مہر عبدالحق دے انگریزی تاثرات وی کتاب وچ شامل کیے گن۔

270 صفحاں دی ایس کتاب وچ سیس جاوید احسن نے سرایتی علاقے دی حیاتی کون سگرے ہنگرے رنگاں وچ سجاتے پیش ہی نی کیتا بلکہ حقیقی زندگی دے ہک ہک منظر کون قریب تھی تے خود وی ڈٹھے تے پڑھن والیاں کون وی ڈکھائے۔ انہاں باریک بینی نال ہک ہک شے دی جزئیات نگاری کیتی ہے تے ہک ہک شے دا حقیقت پسندانہ جائزہ گھدے۔ سرایتی ثقافت پڑھ تے یقین تھیندے جو انہاں شبانہ روز محنت کرتے ”وسیب دا منظر“ تیار کیے۔ انہاں سادہ تے پرکشش زبان نال مصوری کیتی ہے تے قصے سناون دے انداز وچ تاریخی پس منظر کون دلکش چٹگیر وچ سجاتے پیش کیے۔

سندھ نال سرایتی تہذیب دا گاندھا، اسلامی تے قومی ثقافت دے رنگ جاوید احسن نے تسلسل نال کتاب وچ پیش کیے۔ سرایتی ثقافت، سرایتی دی پہلی کتاب ہے جیندے وچ ثقافت کون کٹھا کرتے ثقافتی تاریخ مرتب کیتی گئی اے۔ جیکوں پڑھ تے سرایتی وسیب کون زیادہ بہتر انداز وچ سمجھیا ونج سکدے کیوں جو انھاں حیاتی دے سارے رنگ کٹھے کر کے ایس طرح جوڑن جو کوئی رنگ وی پھیکا نظر نہیں آندا۔ ڈاکٹر طاہر تونسوی آبدن جو سرایتی ثقافت دا ہر چمن ہک مستند دستاویز بن گئے جیندے وچ سیس جاوید احسن دی آپڑیں سوچ، فکر، تحقیقی رویہ، گالہ توں گالہ پیدا کرن دا فن تے اپنی گالہ تے رائے کون منواون دا ہنرو وی آگئے تے اے او خاصیت ہے جیہڑی سرایتی محققین وچ گھٹ نظر آندی ہے۔ سرایتی وسیب نہ صرف علمی، ادبی اثاثہ ہے بلکہ جاوید احسن دے نثری سرمائے دا حسن وی ہے جیہڑی جو جاوید احسن دی سنجان تے شناخت ہے۔



اکھ دا عذاب

بتول رحمانی

اندھارے دی گھوگ جھولی وچوں سو جھلا کنڑاواں کنڑاواں چدھار بانہڑے ڈیندا بھنا۔۔۔ تاں دید
وی اکھ جھمک تے اچاک تھئی۔

جاگدی اکھ دا اج پہلا منظر ایہو نوشتہ دیوار ہا۔

ہر پاسے لکھیا ہا۔۔۔۔ "اکھ عذاب ہے"۔۔۔۔ "اکھ عذاب ہے"۔۔۔۔
اکھ جھمکنا بھل گئی۔۔

بے ڈیہارے لکھیا ہا۔۔۔۔

"میکوں میڈیاں اکھیں کنوں بچاؤ۔۔"

"میکوں میڈیاں اکھیں کنوں بچاؤ۔۔"

ویہلیاں۔۔۔۔ ویہریاں اکھیں گھن تے اور سارا ڈینہہ ہک بے توں پوچھدے رہے۔۔۔۔ "اے

کتیں لکھے؟" "اوکون ہے؟" "کیا آہدے؟"

اگلی سویل کندھیں ول چکیاں۔۔۔۔

"ساکوں ساڈیاں اکھیں کنوں پناہ ڈیواؤ"۔۔۔۔ "ساکوں ساڈیاں اکھیں کنوں پناہ چاہدی اے۔۔۔۔!!"

ھن شہر دا وڈیرا۔۔۔۔ شہر دا میئر۔۔۔۔ ہر کندھ کنیں بچیا۔۔۔۔ ہر کندھ نال کن لاتوس۔۔۔۔

"اکھ عذاب ہے۔۔۔۔ اکھ کنوں بچاؤ"۔۔۔۔ "بچھی گالھ ھے۔۔۔۔؟؟؟"

میر، چیزھا و سبب دا سیانا ھا سوچیں پے گیا۔

یارو عذاب تاں پانی دا ہوندے۔۔۔ چھل دا ہوندے۔۔۔ پانی دا عذاب۔۔۔ پر کو۔۔۔ پانی
تاں حیاتی ہے۔۔۔ پانی وجود دی ابتداء ہے۔۔۔ ول۔۔۔ ھا۔۔۔ عذاب ہوائیں ہوندیں۔۔۔ ا ہوائیں
۔۔۔ کو۔۔۔ کو۔۔۔ ہوا دی ٹھڈ۔۔۔ ہوا دی گرمی تاں رنگ لیندی ہے موسم کوں۔۔۔ کیساں
سٹیں کیساں۔۔۔ ہوا لازم ہے۔۔۔ ہوا لازم ہے۔۔۔ اچھا۔۔۔ ول۔۔۔ سوچیں متھے تے سلنے دا گھر
لیکے لیندیاں ٹردیاں گیسواں۔۔۔ ھا۔۔۔ عذاب زمین دی گردش اچ ہے۔۔۔ اوں گبھ لدھی۔۔۔ ول دلیل الائی
۔۔۔ زمین دی گردش تاں ڈیہنہ تے رات دی لک چھپ وی ہے۔۔۔ بھلا ول۔۔۔ کیویں۔۔۔ کیویں
بھلا۔۔۔

زچ تھی تے پیر پکڑن۔۔۔ پراج دا مسئلہ تاں اکھ دا عذاب ہے۔۔۔ ول مسئلہ مجسم کھڑا ھا۔
ھن نوشتہ دیوار اجتماعی ھا۔۔۔ لہذا میر دی اکھ جھمکن بھل گئی۔
شہر دا ہک ہک بندہ پیش کیا گیا۔۔۔ تحریر دا خالق کئی نہ نکلیا۔۔۔ ناں کوئی شرح کریندا ھا۔۔۔
ول وی مطالبہ اجتماعی ھا۔۔۔

۔۔۔ ساکوں ساڈیاں اکھیں کنوں پناہ ڈاؤ۔۔۔

اگلی فجر ول راہندیاں کندیاں بونگھ ڈیتی

میر اپنی علمیت، سمدردے باوجود۔۔۔ گنگ دام ھا۔۔۔ او جانزدا ھا جو۔۔۔ کندھ دی تحریر
۔۔۔ الارم ہوندی ہے۔

کندھ وار ننگ ڈیندی ہے۔۔۔

اوندے اندروں الا آیا۔۔۔ چا۔۔۔ بچا اپنے شہر کوں۔۔۔ اپنے لوگاں کوں۔۔۔ بچا۔۔۔ بچا!!!
اوہ۔۔۔ پر کیویں۔۔۔ کیویں۔۔۔ اوں ولا سر ماریا۔۔۔ سوالیہ نشان چدھارکت وانگن کر لاگتی
ودے ھن۔

شہر دے سیانیاں سر جوڑے۔۔۔ کئی ڈیہنواریں دی بحث دے بعد ہک "تجزیہ" پیش تھیا۔۔۔ آکھا
گیا ھا۔۔۔

آ۔۔۔ ہوا انسان دی ضرورت ہے۔۔۔ زندگی ہے۔۔۔ جے ایندی نور مناسب متوازن ہوئے تاں
۔۔۔ ناں تاں اے وجود موندھاتے مکا ڈیندی ہے۔۔۔ لہذا عذاب تھی گئی۔۔۔ ول ہے پانی!!۔۔۔

زندگی دی ابتداء ہے۔ وجود دا نقطہ آغاز۔۔۔ پانی دا اہو سچا قطرہ ای بندے۔۔۔ بقاء وی
 پانی تے آسرا رکھدی ہے۔۔۔ ول۔۔۔ ول۔۔۔ اہو پانی پھل بن تے زندگیاں نکل وی تاس ویندے۔
 زمین۔۔۔ زمین تاس زندگی کوں جھولی ایچ۔ بلندی ہے۔۔۔ کوہ چوچندی ہے۔۔۔ اپنے انگ
 بگ وچوں ست، زندگی دے لباس تے بہہ قطرہ قطرے زیندی ہے۔ وصف ہے ایندا۔۔۔ ساڈے
 وجود اچ دھرتی ہمدی ہے۔۔۔ لیکن جڈاں تئیں ایندی مداری گردش توازن اچ راہوے۔۔۔ جڈاں
 وی چرخی اچ تھئی۔۔۔ بھویں ہنب گئی۔۔۔ زندگی سراج کیری گھت تے رنی۔
 گویا۔۔۔ توازن اچ بقاء ہے۔۔۔ تندی اتے افراط نقصان ور۔۔۔ اصل اچ نہ کوئی فنا ہے تے
 بقاء۔

ہوا۔۔۔ مٹی۔۔۔ پانی دا متناسب ربط بقاء ہے۔۔۔ ابتداء ہے۔۔۔ زندگی ہے۔۔۔ زندگی آمیز ہے
 ۔۔۔ حیوان، نباتات، جمادات سب ہی۔۔۔ مسئلہ اکھ دے عذاب دا ہے۔۔۔
 مجمع چیزھا ساہ جھنڑتے سڑدا پیاھا۔۔۔ ہک دم چکیا۔۔۔ سنو۔۔۔ سنو کہ بہوں سوچ وچار دے
 بعد اسان ایں نتیجے تے پہنچے ہسے کہ ہن مجمع وی ساہ ول جھنیرج گئے۔۔۔ دلاں دی دھڑکن بے ہنگم شور
 اچ ڈھل گئی۔

اے سب ایں شہر دے لوگ ہن جہناں ڈوڈے زمین۔۔۔ ہوا تے پانی دی شہ رگ تے
 مرکبے ہن۔ انھاں علم اتے قوت علم دے سامنڑھیں دریاں کوں جرأت نہ ہئی جو منڑھیں کنوں باہر
 آوے۔۔۔۔۔ ایندے تاس دھارے اہناندے اشارے منگدے ہن۔۔۔ ہوا دے اچھ ہر وار کوں راہ
 لادن ایں شہر دا ہر جوان۔۔۔ ہر عورت جان دی ہئی۔۔۔

رہی زمین۔۔۔۔۔ تاس ہزار ہتھیں دے باوجود انھاں دی اکھ توں اولی نہ رہ سگدی۔ کتھاؤں ایندی
 بوٹی پھڑکے۔ ہک انگل نال ٹیج ویندی ہئی اہناندی۔۔۔۔۔ اتکھی حالت اچ بھلا۔۔۔۔۔
 اے ان گھیا کیا باقی ہے۔۔۔

کیا تھی ون والا ہے۔۔۔۔۔
 لوگیں دی اکھیں اچ کاوڑ لٹکی۔۔۔۔۔ معمولی جھیاں حقیقتاں دا لمبا بیان وقت دا زیان ہے۔ اصل
 نقطہ تاس سنو۔۔۔۔۔ داناں ہکل ڈیتی۔۔۔۔۔
 بنے ول آکھن شروع کیتا۔۔۔۔۔ اے تمہید ہئی سئیں۔۔۔۔۔ اصل نقطہ ہن بیان کریندے ہے۔۔۔۔۔

دھڑکار جنب گئے۔۔۔ اکھیں تھار گئیاں۔۔۔
 کہ اکھ دا عذاب خواب ہن۔۔۔ جے اکھیں خواب ڈیکھن دیاں ہیلکیاں تھی و نمجن تاں عذاب
 آندیں۔۔۔

کینا۔۔۔ کینا۔۔۔ کیناں۔۔۔ مجمع وچ چلکار پئے گیا۔۔۔

خواب تاں زندگی دی بشارت ہوندین۔۔۔!

خواب۔۔۔ اکھ دا سنگھار ہوندین

خواب۔۔۔ حرکت دا اشارا ہوندین

کیناں۔۔۔ خواب زندگی دا سوسنڑپ ہوندین۔۔۔

خوابیں دے بغیر زندگی دی کوکھ اجڑ ویندی ہے۔

ہرگز کیناں سئیں۔۔۔ اساں خواب کوں عمل دی پہلی پوڑی سمجھدوں۔۔۔ ساکوں مختے گہڑ نہ گھم

اچھا شور اٹھیا کہ اوں کنیں تے ہتھ چار کھے۔۔۔ خواب نہ ڈیکھن معذوری ہے۔۔۔ سنڈھ تھی

ویندی ہے حیاتی۔۔۔ تاں ساکوں موت دی راہ لیندے پے وے۔۔۔ کیوں۔۔۔؟ نہ۔۔۔ نہ را

کریندے ہے اساں ہتاڈی ایں۔۔۔

سنو۔۔۔ او ول الایا۔۔۔

سنو۔۔۔ کہ اے محض ابتداء هئ۔۔۔۔۔ مونڈھ تھامیڈی گالھ دا۔۔۔

بیشک خواب عمل دی ابتداء ہے۔۔۔۔۔ پر۔۔۔

پر کیا۔۔۔۔۔ چہنچہ بیا کھٹھ الایا۔۔۔

او۔۔۔۔۔ اے جو کندھ نے جیڑھے نویں عذاب دا الارم ڈیتے او اوں نے مجمع تے نظر بھنویندے

ہونے گالھ جاری رکھی۔ وڈے غور فکر۔۔۔ بحث تے دلائل دے بعد اساں ایں نتیجے تے پے ک

۔۔۔

اکھ دا عذاب دراصل اوندے او خواب ہن جیڑھے انفرادی ہن۔۔۔۔۔ محض انفرادی۔۔۔۔۔ جیڑھ

۔۔۔۔۔

اونہ۔۔۔۔۔ افراد دا خواب ہی اجتماع دے خواب بندین۔۔۔۔۔ محض لفظاں دے جنگل اچ خالی

ہتھ ہیں پیریں کوں زخمائی وویں --- کچھ انت فی لدھاتیں ---
 حقارت نال ہک پاسوں اکھیا گیا ---
 میڈے پیر بے شک زخمائے گین --- پر --- ہتھ خالی کینی --- اوں ول آکھیا ---
 یارو --- فردا دا خواب جے بئے دی فنا دا خواب ہوئے تاں --- عذاب ہوندے --- ساکوں
 اپنیاں لامحدود قوتاں کوں بکل ایچ سا شہجڑاں ہوسی --- اکھ دے خواب کنوں --- لکاون ضروری ہے
 --- ناتاں روئے زمین تے ساہ کھنیں والا کوئی نہ ہوسی ---
 کائنات دے سارے رازاں کوں گچھ و نجن والے جے فنا تھئے --- تاں --- محض اکھ دے اوں
 خواب دی وجہ کنوں تھی سن --- جیڑھا اپنی بقاء بے دی فنا ایچ ڈیکھدے ---
 آؤ! --- آؤ کہ اپنے اپنے خواباں دی ہتھ ب کر گھنوں --- آؤ اپنیاں اپنیاں --- اپناں
 پپلیاں پھولوں ---
 اونہہ --- پپلیاں پھولوں --- مجمع بڑ بڑ کریندا کھنڈ لگ گیا --- اد کھہا --- دنگ ---
 ہمایا ہو یا اپنی جاتے سک دم ہا ---
 کندھاں تے مس گوڑھی تھیندی گئی --- میر تے سیانے --- پیلے پوندے گئے --- آہ کیا
 اکھ دا عذاب ساڈا مقدر ہے ---

کاروباری حضرات

اپڑیں اشتہارات "سرائیکی" رسالے دی معرفت وسیب
 تتیں پہنچا سکدن
 اے موثر ذریعہ اے - آؤرل تے ثروں! "سرائیکی"
 شالا دسرے نا!

سرائیکی لوک گیت

سعید احمد

لوک گیت کیس بولی داساریاں کنوں قیمتی تے وڈا خزانہ ہوندے ہن۔ اوں بولی دے وڈے وڈے شاعراں تے عالماں دیاں کتاباں بے شک اوں بولی وچ اپنی خاص جھار کھیندیاں ہن پر جو کوئی بہر کنوں آوٹ والا اوں بولی دے الاونٹروالیاں دی سچی تہذیب تے سچے وسیے دی تصویر بڈیکھتا چاہوے ناں او اوں کو صرف لوک گیتاں وچ ملسی۔ لوک گیت اساڈے دلی جذبیاں دا اظہار بہوں سادہ، سچی تے جٹاکی زبان وچ کریندے ہن۔ لوک گیتاں وچ نویں زمانے تے ایہ دیکھو اتے فیشن دی لگ لپٹ ہوندی۔ ٹساں ایں کون شہر وچ وکنٹر والی ماکھی دے مقابلے وچ اوماکھی اکھ سکدے ہوجیری ٹساں اپنے بندڑے دے کیس لکیر کول اپنے ہتھ نال لہائی ہوئے۔

لوک گیت انہاں بہوں پرانٹریاں ساوہ گیتاں کول آدھے ہن جنہاں دے بنٹروانٹروالیاں دے ناں اساں تئیں نہیں پہنچے۔ اے کیس بنٹرا سے ہن یا آکھے ہن۔ کڈاں آکھے ہن کوئی نہیں جانٹدا میڈے خیال وچ لوک گیت انسان دے جسم کنوں بہر تھوڑے ویلے بعد ہی جے ہوسن۔ جیہڑے ویلے پہلے آدمی نے اپنڑی پہلی خوشی یا پہلے دکھ وچ کوئی خوشی بھریا درد بھریا الا اپنے منہ کنوں کڈھے تے اوندے نال نچا ہے یا گا دیا ہے۔ تاں اوساڈا پہلا لوک گیت ہی۔ جیویں انسان بولی سکھنٹرتے آلاوٹ پٹے گیا اے۔ اے گیت دودھ دے تے کھنڈونے رہن تے وت سینہ بہ سینہ ٹری پرانٹریاں کہانیاں تے لوک داستاناں دے نال نال اساڈیاں ویڑیاں تے چونکاں تئیں پہنچدے تے پھلدے پھلدے رہن۔ گھراں، کھواں، چونکاں تے چوپالاں وچ (عام زائیں تے جنمڑے عام طور تے تے ڈھاڈھی، مرانی تے) پیشہ ور گاونڈروالے خاص طور تے اے لوک گیت گاندے رہن۔ نال نال اے لوک گیت گھنڈے تے دودھ

دی رہن۔ کوئی گیت یا کیس گیت دا کوئی بند ہک ڈو پیڑیاں تیں کیش نیں بھایا تاں اولوکان
 کون بھل گیا اے تے ختم متی گیا اے۔ کیس نے کوئی نواں گاونٹر یا گیت بنڑائے چا یا
 کیس پرانٹے گا ونٹر وچ ہک نواں بند یا ڈوہڑا ودھا چھوڑا اہس۔ کتھیں لفظ بدلے
 رہے۔ کتھیں ہک بولی دے ہی بولی دے اثر سیٹھ نویں لفظ، نویاں بحراں، نویں گھنڈ شامل
 متی گئے ہن۔ بولی دی تاں ہک درخت وانگوں ہوندی اے جیہیں تے ہر سال نویں پترے
 آندے ہن تے پرانٹے ڈھے دیندے ہن تے اے لوک گیتاں تے وی تھیندا رہا ہے۔
 اساتھی اپنٹری بولی دا لوک گاونٹراں یا لوک گیتاں دا خزانہ ہک وڈے
 تے گھائے جنگل کنوں گھٹ نیں۔ سندھ دے آٹے تے بلوچستان دے سبیلے ضلعیاں
 کنوں شروع بھتی کے سارا بہاولپور، ملتان، ڈیرہ غازیخان، ڈیرہ اسماعیل خان، سرگودھا
 ڈوئین تے اتوں پوٹھواریاں حدواں تیں دے وسیع علاقے وچ بول بچنڑ والی بولی دے
 لوک گیتاں دے خزانے دا انداز لا ونٹر کوئی سوکھی گال نہیں تے ایہ خزانے وچ ایویں
 تھیوے پئے ہن جیرے شاعری دے کہیں دی تاج وچ وڈے فخر نال لائے دنج
 سگدے ہن۔

سرائیکی لوک گاونٹراں دیاں بہوں ساریاں ونڈاں ہن۔ لولی باللاں دے
 کھنڈنٹر دے گاونٹر۔ جنگل یا چنچیل دے گیت۔ باس تے زیوراں دے گیت
 فصلاں دے گیت۔ پیلیں چنٹنٹر دے گیت۔ جگڑا تے۔ ڈوہڑے۔ سہرے گانے
 بنرے۔ جھمر۔ ڈھولا۔ ماہیا۔ بگڑو۔ بالو۔ چھلے۔ انہاں کون گاونٹر دے خاص
 موقعے تاں شادیاں دیاں فصل۔ آگے تے میلے ہن پرانہاں دے نال نال ہال تے
 چھوریں کھیڈ دے ویلے گھبر وچونکاں تے، زمیناں تے، تے ماواں بھینٹریں ہال
 کون سمند دے ویلے تے مٹی رڑک دے ویلے بڑے شوق نال گاندے ہن سترے چھوریں
 رل ہا ہون تاں اپنا تے بلانٹریاں سہیلیاں دا دل انہاں گاونٹراں نال پرچنڈیاں ہن۔

شالا جگ تے جیویں ساکوں ملیں کھلدا
 نیں پتہ لگدا سوہنا تیدی دل دا،
 شالا جگ تے جیویں ساکوں ملیں کھلدا

تیدے کھوتے آئی آں کوئی سا دل بڑ سدی
 جتھاں دیں اڑیاں اُتھاں کاوڑ کس دی
 شالا جگ تے جیویں
 تیدے کھوتے آئی آں توڈے پلا ڈے
 سُخناں دا کوڑا چھلڑے ولا ڈے
 شالا جگ تے جیویں
 تیدے کھوتے آئی آں لگ پئی ہم گادھی
 لکھی سب تے داڈھی
 شالا جگ تے جیویں

ہک پیا مشہور لوک گادھڑے۔

بھانویں جانڑے تے بھانویں نہ جانڑے
 میڈا ڈھول جو انیاں مانڑے
 میں تاں پانڑیں بھریندی آں جھک دا،
 میڈا ڈھول مسافر ریت دا،
 بھانویں جانڑے تے بھانویں
 میں تاں پانڑیں بھریندیاں ڈولیاں،
 بھیرے لوک مریندن بولیاں،
 بھانویں جانڑے تے بھانویں

یا بے لوک گیت

میڈا چن مساتا ایویں نیئیں کریندا
 لوکاں دے آکھے رُس نیئیں وِجیندا
 میڈا چن مساتا
 میڈا چن مساتا
 ٹھلی ٹھلی بیڑی دچ گھیو دا ڈولا،
 پہلے لیندیں یاری چھپے ڈیندیں رولا،

میڈا چن مساتا
 مٹھلی مٹھلی بیٹری مچھی سیڑھ مریندی
 نک تیسٹا پتلا اکھ تیسر مریندی
 میڈا چن مساتا

ہک بیا مشہور لوک گانٹر ہے۔

واہ واہ وے سجن تیدھی یاری
 لایو یاری تے توڑ نہ چاڑھی
 واہ واہ وے سجن تیدھی یاری
 تھڈی کھڑی ہاں میں ٹینگ شری دی .
 میڈے سجنوں دی جھوک لڈیندی
 نہ میں مردی تے ناں میں جیندی
 لگا تیر جگر وچ کاری
 واہ واہ وے سجن تیدھی یاری
 بیٹھی رو رو راہیں بھالاس
 ڈینہ رات مہینے سال
 مناں مناں تے ڈیوے بال
 مٹھا ڈھول ملیم ہک واری
 واہ واہ وے سجن تیدھی یاری

رات کوں چونکاں تے جیہڑے ویلے گھبرو رل باہندن یا چھوریں کیس آگے
 وچ کھیاں تھی ویندن تاں ڈول تو لیاں بنڑا کے ہک بئے کوں ڈوہڑیاں دا وارا
 ڈیندے ہن تے ہک عجیب جھیاں ماحول پیدا مٹی ویندے۔ انہاں ڈوہڑیاں ڈھولا،
 ماہیاتے بگڑووی آدھے ہن تے انان دی تعداد ہزاراں وچ ہے۔
 کنڑک دے پنج دانٹرے۔

میڈی دل تیدھے نالے تیدھی دل دیاں رب جانٹرے۔

کالیساں شاں زلفاں۔

رکھو چا امید چنناں جیندی ہوساں تاں ۴ مہساں۔

کوئی گڈیاں وا دھوں ماہیا۔

میدھی بدنائی واپہلا مجرم توں ماہیا۔

کوئی پھل برہیناں دے۔

عرش ہلا ڈیندے ٹھڈے ساہ مسکیناں دے۔

ڈھولے تے ماہیے دے نال چھلے وی عام گائے ویندن۔ انال پچ
ٹیپ دے ڈول مصرعیاں نال چھلے دے ترے مصرعے ہوندن تے ماہیے وانگوں
چھلے دا پہلا مصرعہ وی صرف وزن تے بحر رلا ونٹر واسطے ہوندا ہے۔ چھلیاں پچ
اکثر مزاج یا اوں زمانے دیاں بے جوڑ شادیاں دے گلتے یا انہاں دے خلاف
اجتہاج پاتا دیندے۔

چھٹلا یار دے یارو

بے گناہ نہ مارو

چھٹلا انساں بنساں

تیکوں تاں میں گھنساں

بھانویں ویدی پنساں

چھٹلا یار دے یارو

بے گناہ نہ مارو

چھٹلا میں نہ ڈیندی

گھس کا مریندی

سُسن طعنے ڈیندی

چھٹلا یار دے یارو

بے گناہ نہ مارو

چھٹلا یار دے یارو

نقوی احمد پوری

بھوری ہووئے، بھاویں ہووئے نیلی اکھ
 ساکوں تاں بس بھانڈی ہے شرمیلی اکھ
 ساڈے پاسے بھال چا مست نشیلی اکھ
 کیوں ڈہدا مانیں کوڑھی تے زہریلی اکھ
 کہیں دی اکھ دے نال جڈاں اکھ رلدی ہے
 لچکاں مار ڈکھنیدی ہے لچکیلی اکھ
 ساڈیاں خوشیاں ڈیکھ تے جوہی سٹربھج گئی
 کیہجی ہئی او ویری تے دروہی اکھ
 درد اندھاری گھول تے، اکھ دے جھمکن وچ
 کر گئی بُت دی سالھ کوں تیلی تیلی اکھ
 نقوی جیٹھ تے ہار دی لکھ دے بھانہڑ وچ
 برف بٹا گئی، ساکوں تاں برفیلی اکھ

ایں ساڑو ڈھپ وچ، بدن جو سسڑ دا ہے، چھ اداں منگدوں،
 اُساں تاں اکر س دے مارے ہوئے ہیں، ہواواں منگدوں
 جے بے وفائیں، تاں بے وفائی کوں سانجھ رکھ توں،
 اُساں تاں ہر دم وفا کریندوں، وفاواں منگدوں،
 توں رات بن تے، اساڈے سرتے تنڑیج ویندیں
 ایں رات رن وچ، اُساں تاں سمجھ دا کنٹراواں منگدوں
 اسا کوں پیشی تے پیشی ڈیندا ہے ساڈا منصف،
 اساں عدالت توں سٹھی تے آختے، سزاواں منگدوں
 اساڈیاں سوچیاں دے وچ اچاڈ کھ دے ویٹن پچدن،
 ہے سا کوں خوشیاں دی لوڑ، خوشیاں دیاں لاواں منگدوں

اساڈے سرتے خزاں دا ہر دم نساواں دے

اساں وی نقوی بہار ڈیکھوں، دُعاواں منگداں

غزل

ہیرا سوز

ہاں کل مکلا دنیا وچ ، ایں گالھ کوں سوچ کے ڈر وینداں
کوئی میڈی راہ بھلیندا نہیں ، جڈاں شام کوں تھک کے گھر وینداں

میڈے کھیسے جیسے خالی ہن ، میڈے ڈوہیں ہتھ سوالی ہن
میکوں ڈر نہیں چور اچکیں دا ، میں کھول کے گھر دا در وینداں

ہے جتنی گنتی ساہاں دی ، اتی ہے پنڈ گناہاں دی
جے کوئی میکوں چنگا آکھے ، میں نال شرم دے مر وینداں

میڈے اندر باہر اندھارا ہے ، میڈے دل تے خوف دا پرہ ہے
میکوں رات تحفظ نہیں ڈیندی ، میں ڈینہہ کوں ڈیکھ کے ڈر وینداں

جیڑھا میں تے ترس کریندا نہیں ، جیڑھا خیر وی میکوں پیندا نہیں
میں وت وی نال دعائیں دے ، اوں شخص دی جھولی بھر وینداں

میڈا گھڑا وی بھاویں کچا ہے ، میڈا پیار تاں اکا سچا ہے
میں سوہنی وانگوں پڈتے ، ڈوجھے کنڈے تیں تر وینداں

کوئی گالھ جے میکوں نہیں بھاندی ، ہے جند تاں میڈی گرلاندی
توں سوز ڈسا ایں موقعے تے ، میں کنیں گالھوں چپ کر وینداں

غزل

 مشتاق احمد تنویر

بے سارا وی ناں ہم کوئی سارا وی نہ ہا
 تار ہا پانی بہوں نیزے کنار وی نہ ہا
 بجلیاں ساڑ نہ ڈیون متاں ایں خوف توں میں
 گھر امیدیں دا اجاں توڑی اسارا وی نہ ہا
 جانے کیوں لوگ تماشائی بنے بیٹھے ہن
 توڑ تئیں سامنے کوئی ایسہ جیا نظارا وی نہ ہا
 شہر کوں چھوڑ تے ونجن وی نہ ڈتا میکوں
 شہر وچ میڈا رہون کینکوں گوارا وی نہ ہا
 ایسہ جے موڑ وی آئے میڈی حیاتی دے وچ
 سو جھلا وی نہ نظردا ہا اندھارا وی نہ ہا
 لکھاں تاراں دی بھری بزم وچ اے تنویر
 گھن تے آواں ہا جو تیدے کیسے او تارا وی نہ ہا

ڈوں نظمیں

سلیم شہزاد

سنت

جے توں نہ ملیں تاں
تند دیاں تندوں جوڑن سانگے
گنجو شاہ دی دستی وںج تے
پولے دم کراواں
جیکر مل پوویں تاں
بابے خان دے میلے اتے
گولر تلے بہہ تے
چم دے ڈیوے باللاں
تے ہک وار قبلہ عالم وںج تے
سیس رنواں
کیس دے ہتھ نہ آواں

پل	دی	رات	اے
پل	دا	ڈینہہ	اے
سکھے	تن	تے	
سک	دا	مینہ	اے
دل	اچ	بھونئیں	
سامنے	شینہہ	اے	
چھتی	رات	اے	
کلا	ڈینہہ	اے	
بکھی	رات	اے	
کالا	ڈینہہ	اے	
سامنے	گھر	دے	
وسدا	مینہ	اے	
چار	چدھاروں		
ڈسدا	شینہہ	اے	
کینجھی	رات	اے	
کینجھا	ڈینہہ	اے	

سو نہیں کھل

صاحبزادہ

کچھ کیتیاں کچھ سُٹیاں ہو یاں
 کچھ دھوڑیاں کچھ پٹیاں ہو یاں
 کچھ جھوڑیاں کچھ جھنٹیاں ہو یاں
 کچھ پیٹھیاں کچھ دھنٹیاں ہو یاں
 اُن پٹیاں کچھ پھٹاں ہو یاں
 گالھیں سادیاں وٹیاں ہو یاں
 پل وچ سبھ اُن سو نہیاں تھیاں
 سو نہیں کھل دے اگوں،

ساج اڈی ہوئی ہک نظم

حسن عباسی

سرتے بلدے جھ دی دھپ ہن
 کیہ تیں جسم سڑیسی
 دکھن دی تتی ہوا دے جھولے کیہ تیں ریت اڈ-سن
 ساڈے چرے ٹباں دے وچ کیہ تیں پورے ر حسن
 کیہ تیں ساڈی اکھیاں دے سب خواب اوہورے ر حسن
 کراں تے بیٹھی سی گھگھکیو
 تساں ڈسو

بیج اساڈی خواہشاں دا ہن
 کیڑھے ڈینہ ونج وہی
 ساڈے سکے ٹوبھاں اتے
 بارش کڈن آسی۔

Saraiki

is the language of one fifth of the total (114 million) population of Pakistan. Its home, the Indus Valley, is situated in the central part of Pakistan. This regional language is, therefore, unique in the sense that it is spoken and understood in all the provinces of the country. So it rightly claims to serve as a bridge for mutual understanding and harmony in national affairs, tastes and interests

By promoting "Saraiki". Saraiki Adbi Majlis is, therefore, contributing with the aim of national glory, and we are proud of it.

New era of activity has set in with the advent of M A Saraiki course of studies at Islamia University, Bahawalpur (Sep. 1989) and transmission of "Rut Rangilari", a Saraiki programme from Lahore T.V. Station (April 1990)

We are yet trailing 30 years behind other regional languages such as Sindhi, Punjabi, Pushto and Baluchi.

News Bulletin in Saraiki on T.V. Screen is the just demand coming from majority and reputed sources should very kindly be granted as a right.

زمیندار بھرانواں کوں منت

پاکستانی کیاہ داشمار دنیا دیاں
اعلیٰ قسماں دیاں کیاہواں وِچ تھیندے
مہربانی فرماتے اینکوں سانگی توں بغیر چڑو۔

محمد اجمل ملک مینجنگ پارٹنر

دنیا پور کاٹن جٹرز دنیا پور
دنیا پور آکل ملز دنیا پور
مقبول فلور ملز بہاول پور
خواجہ فلور ملز دنیا پور